باب سوم

سیرتِ نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم

عہدِ نبوی کے ماہ وسال (مَدَنی دور)

1- فتح مکہ

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

☆ فتح مکہ کے پس منظر، اسباب اور وجوہات کو جان سکیں۔
☆ اسلام کے فروغ کے سلسلے میں فتحِ مکہ کی اہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔
☆ فتح مکہ کے واقعات و معجزات سے واقف ہو سکیں۔ ☆ قدرت واختیار ملنے پر معاف کرنے کرنے کی فضیلت سے آگاہ ہو سکیں۔
☆ فتح مکہ کے تناظر میں عفوودرگزر کی اہمیت کو سمجھ سکیں۔ ☆ فتح مکہ کے نتائج کا جائزہ لے سکیں۔
☆ فتح مکہ کے بعد تطہیر کعبہ، بتوں کو گرانا اور کلید کعبہ کی سپردگی کے حوالے سے علم حاصل کر سکیں۔
☆ فتح مکہ میں نصرت الٰہیہ کے ظہور کو سمجھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے سچا ہونے پر یقین رکھ سکیں۔
☆ فتح مکہ کے نتائج کو مدنظر رکھتے ہوئے روزمرہ زندگی میں لوگوں کو کھلے دل سے معاف کرنے والے بن سکیں۔

سوال 1: فتح مکہ کے اسباب، واقعات اور نتائج تحریر کریں۔

جواب:

فتح مکہ کے اسباب

6 ہجری میں صلح حدیبیہ کے موقع پر عرب قبائل میں سے بنوخزاعہ مسلمانوں کے حلیف بنے۔ بنوبکر نے قریش مکہ کا ساتھ دینے کا اعلان کیا اور یہ معاہدہ ہوا کہ فریقین دس سال تک ایک دوسرے سے جنگ نہیں کریں گے، لیکن اٹھارہ (۱۸) ماہ بعد بنوبکر نے اچانک صلح کا معاہدہ توڑتے ہوئے بنوخزاعہ پر حملہ کر دیا اور حرم کعبہ میں بھی بنوخزاعہ پر لڑائی مسلط کی۔ بنوخزاعہ نے مسلمانوں سے مدد مانگی تو نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے قریش مکہ کو تین شرائط پر صلح کا پیغام بھیجا۔

1- بنوخزاعہ کے مقتولوں کی دیت ادا کریں۔
2- قریش بنوبکر کی حمایت سے دست بردار ہو جائیں۔
3- صلح ختم کر کے جنگ کا اعلان کریں۔

قریش نے جوش میں آ کر جنگ کرنے کا اعلان کر دیا۔ بعد میں اپنی غلطی پر سخت نادم ہوئے۔ چنانچہ ابوسفیان مدینہ گیا اور

واقعات

مدینہ سے لشکرِ اسلام کی روانگی

جب تیاریاں مکمل ہو گئیں تو 8 ہجری 10 رمضان المبارک کو مسلمان تقریباً دس ہزار کے لشکر کے ساتھ مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے اور مکہ سے ایک منزل کی مسافت پر مرّ الظھران کے مقام پر قیام کیا۔ قریش کو مسلمانوں کی اچانک آمد کا پتہ چلا تو ان کے اوسان خطا ہو گئے۔ مرّ الظھران کے مقام پر نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میمنہ (دایاں حصہ)، حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میسرہ (بایاں حصہ) اور حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیدل لشکر کا امیر مقرر فرمایا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا پرچم حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فرما رہے تھے، آج اللہ تعالیٰ کعبہ مقدسہ کو خصوصی عظمت بخشے گا اور آج کعبہ کو نیا غلاف پہنایا جائے گا۔ مختصر جھڑپ کے بعد اسلامی لشکر شہر مکہ میں داخل ہو گیا۔

اہلِ مکہ کے لیے امان

قریش مکہ میں سے ابوسفیان، بدیل بن ورقا اور حکیم بن حزام جیسے لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جو اپنے مٹھی بھر ساتھیوں کے ہمراہ رات کی تاریکی میں اپنی جان بچا کر نکلے تھے اس شان سے مکہ میں داخل ہوئے کہ دس ہزار جاں نثار موجود تھے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے دس ہزار کے لشکر کی موجودگی کے باوجود صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ہدایات جاری فرمائیں کہ:

1- جو شخص پناہ طلب کرے اسے پناہ دی جائے۔
2- عورتوں اور بچوں پر تلوار نہ اُٹھائی جائے۔
3- جو شخص ابوسفیان کے گھر پناہ لے، اس کو بھی کچھ نہ کہا جائے۔
4- جو ہتھیار ڈال دیں یا اپنے گھر کا دروازہ بند کر دیں ان سب کے لیے امان ہے۔

عام معافی کا اعلان

فتح مکہ کے موقعے پر حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر انتہائی عجز و انکسار کے جذبات غالب تھے، آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اپنی اونٹنی قصوا پر سوار تھے اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا سرِ انور اونٹنی کوہان کی چھو رہا تھا، زبان پر سورۃ الفتح کی آیات جاری تھیں، آخر نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ آج میں تمھارے ساتھ اس سلوک کا اعلان کرتا ہوں جو میرے بھائی حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کے بارے میں ارشاد فرمایا تھا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے تمام اہلِ مکہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ جاؤ آج تم سب آزاد ہو، آج تم سے کوئی باز پرس نہیں ہوگی۔ اہلِ مکہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اس حسنِ سلوک اور عفو و درگزر سے انتہائی متاثر ہوئے اور جوق در جوق مسلمان ہونے لگے۔ فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا اپنے بدترین دشمنوں کو معاف کر دینا عفو و درگزر کی شاندار مثال ہے۔

خانہ کعبہ کی تطہیر

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے خانہ کعبہ کو تین سو ساٹھ بتوں سے پاک فرمایا، آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ایک لکڑی پکڑی ہوئی تھی جس سے بتوں کو گراتے جاتے تھے اور اس آیت کی تلاوت فرما رہے تھے:

جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۚ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۔ (سورۃ بنی اسرائیل: 81)

کے سپرد فرمائی، حجرِ اسود کو بوسہ دیا، حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خانہ کعبہ کی چھت پر چڑھ کر اذان دی آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے دستِ مبارک پر مردوں کی بھاری تعداد نے اسلام قبول کیا۔

نتائج

1- فتح مکہ کے نتیجے میں قریش کے تمام قبائل نے قبولِ اسلام میں پہل کی، حتیٰ کہ صرف دس روز میں دو ہزار لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔

2- دینِ اسلام کو غلبہ حاصل ہوا، اسلام اور اہلِ اسلام کو عظمت و شان حاصل ہوئی۔

3- دشمنانِ اسلام کی سازشیں دم توڑ گئیں اور انھیں یقین ہوگیا کہ اب اسلام ایک قوت بن کر اُبھر آیا ہے لہٰذا ہم اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

4- آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی قائدانہ صلاحیتوں کا اظہار ہوا اور وہ رنگ لائیں کہ اچانک اسلامی لشکر کفارِ مکہ کے سر پر پہنچ گیا اور انھیں کانوں کان خبر نہ ہوئی۔ مزید یہ کہ مکہ بغیر خون خرابے کے فتح ہوگیا۔

5- خانہ کعبہ کو بتوں سے پاک کر دیا گیا۔

6- مکہ معظمہ عرب کا ہر لحاظ سے مرکز تھا جس پر مسلمانوں کا قبضہ ہوگیا۔

آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم چند دن مکہ میں ہی قیام پذیر رہے اور حضرت عتاب بن اُسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مکہ مکرمہ کا امیر مقرر فرمایا اور مکہ مکرمہ کے گرد و نواح میں جو بڑے بڑے بت خانے تھے، اُن کو ختم کرنے کے لیے مجاہدین کے دستے روانہ فرمائے۔

مشقی سوالات کے جوابات

سوال 1: درست جواب کا انتخاب کریں:

(i) **فتح مکہ کے اسباب میں سے ہے:**

(الف) مدینہ منورہ کی چراگاہ پر حملہ (ب) بدر کے مقتولین کا انتقام

(ج) بنوخزاعہ پر حملہ (د) قریش کے معاشی مفادات کا تحفظ

(ii) **فتح مکہ کے موقع پر دارالامن قرار دیا گیا:**

(الف) حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گھر (ب) حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گھر

(ج) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گھر (د) حضرت عثمان طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گھر

(iii) **نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی اونٹنی کا نام ہے:**

(الف) قصوا (ب) براق (ج) ناقہ (د) ذوالفقار

(iv) **فتح مکہ کے موقعے پر نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی طرف سے کفار کے لیے عام معافی کا اعلان علامت ہے:**

(الف) صبر و تحمل کی (ب) عفو و درگزر کی (ج) سخاوت کی (د) ایثار و قربانی کی

(v) **فتح مکہ کے موقعے پر نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے خانہ کعبہ کی چابی سپرد کی:**

(الف) حضرت طلحہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے (ب) حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

(ج) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے (د) حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

جوابات: [illegible]

سوال 2: مختصر جواب دیں:

(i) فتح مکہ کا واقعہ کب پیش آیا؟

جواب: فتح مکہ کا واقعہ 8 ہجری 10 رمضان المبارک کو پیش آیا۔

(ii) فتح مکہ کے موقع پر کن تین صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو لشکر کا امیر مقرر کیا گیا؟

جواب: فتح مکہ کے موقع پر مرّ الظهران کے مقام پر نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میمنہ (دایاں حصہ)، حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میسرہ (بایاں حصہ) اور حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیدل لشکر کا امیر مقرر فرمایا۔

(iii) فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے عام معافی کا اعلان کرتے ہوئے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ آج میں تمھارے ساتھ اس سلوک کا اعلان کرتا ہوں جو میرے بھائی حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کے بارے میں ارشاد فرمایا تھا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے تمام اہل مکہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ جاؤ آج تم سب آزاد ہو، آج تم سے کوئی باز پرس نہیں ہوگی۔

(iv) فتح مکہ کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کیا سعادت حاصل ہوئی؟

جواب: فتح مکہ کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ساتھ مل کر خانہ کعبہ کو تین سو ساٹھ بتوں سے پاک فرمایا۔

(v) اس سبق میں ہمارے لیے کیا درس ہے؟

جواب: فتح مکہ کے نتائج کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں سبق ملتا ہے کہ ہم روزمرہ زندگی میں لوگوں کو کھلے دل سے معاف کرنے والے بن سکیں۔

سوال 3: تفصیلی جواب دیں:

(i) فتح مکہ کے اسباب بیان کریں۔

جواب: دیکھیں سوال 1

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ **کمرا جماعت میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو دعوت وتبلیغ میں درپیش مشکلات پر گفت گو کریں۔**

جواب: دعوت وتبلیغ کے سلسلے میں پیش آنے والی مشکلات: دین اسلام ایک دعوتی دین ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو بعثت کے بعد جو سب سے اہم حکم دیا گیا وہ دعوت وتبلیغ کا تھا، آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے دعوت وتبلیغ کا آغاز مکہ مکرمہ سے کیا، یہاں کعبہ کے پاسبان بھی تھے اور ان بتوں کے نگہبان بھی جنھیں پورا عرب تقدس کی نظر سے دیکھتا تھا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مکی دور مبارک میں تین (3) سال تک خفیہ طور پر اپنے قریبی لوگوں کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی پھر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے دس (10) سال تک علی الاعلان دعوت وتبلیغ کا کام کیا۔ جوں جوں لوگ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے دست اقدس پر اسلام کی نعمت سے سرفراز ہوتے گئے اور اسلام کی شعاعیں پھیلتی گئیں کفار ومشرکین کے غیظ وغضب میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو صادق وامین، عقل مند و دانشور کہنے والے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو جادوگر، کاہن اور شاعر جیسے معیوب القاب سے ملقب کرنے کی ناکام کوششیں کرنے لگے۔

نبی رحمت حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی پشت مبارک پر اونٹ کی اوجھڑی رکھ دی گئی جس کے باعث آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سجدے سے سر نہ اٹھا سکے۔ (صحیح بخاری: 3185)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آ کر آپ خاتم النبیین ﷺ کو چھڑوایا۔ (صحیح بخاری: 3856)

آپ خاتم النبیین ﷺ کی دو بیٹیوں حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا اور حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا نکاح دشمن اسلام ابولہب کے بیٹوں سے ہو چکا تھا لیکن ابھی تک رخصتی نہ ہوئی تھی انھوں نے ان کو طلاق دے دی تھی۔ قریش نے آپ خاتم النبیین ﷺ سے تین (3) سال تک معاشرتی بائیکاٹ کیا، آپ خاتم النبیین ﷺ کو مکے سے نکال کر شعب ابو طالب نامی گھاٹی میں محصور و مقید کر دیا۔

آپ خاتم النبیین ﷺ طائف تبلیغ کے لیے گئے تو انھوں نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو گالیاں دیں آپ خاتم النبیین ﷺ پر پتھر برسائے۔ (صحیح بخاری: 3231)

کفار مکہ نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو طرح طرح کے حیلے بہانوں سے ستایا حتیٰ کہ آپ خاتم النبیین ﷺ کو ہجرت کرنے کا فرمان جاری ہوا۔ جب مدینہ منورہ میں اسلام پھلنے پھولنے لگا تو قریش مکہ نے جنگوں کے ذریعے آفتاب نبوت و رسالت کو بجھانے کی کوشش کی اور آپ خاتم النبیین ﷺ کے لیے مشکلات و مصائب پیدا کرتے رہے اور بالآخر اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت سے آٹھ (8) ہجری میں مسلمانوں کو فتح مکہ کی عظیم کامیابی نصیب ہوئی۔

☆ **نقشے، گلوب یا گوگل میپ وغیرہ کی مدد سے مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی مسافت کا جائزہ لیں۔**

جواب: عملی کام۔

برائے اساتذہ کرام

☆ **طلبہ کو نقشے، گلوب یا گوگل میپ وغیرہ کی مدد سے مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی مسافت کا جائزہ لینے میں مدد کی جائے۔**

جواب: عملی کام۔

☆ **فتح مکہ کے متعلق ایک فہرست تیار کروائی جائے، جس میں لشکر کی تعداد، جھنڈوں کی تعداد اور علمبرداروں کے نام وغیرہ شامل ہوں۔**

جواب: **فتح مکہ سے متعلق فہرست:**

تاریخ: 8 ہجری 10 رمضان　**مقام:** مکہ مکرمہ　**فریقین:** مسلمان، قریش مکہ

مسلمان سپہ سالار: حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ　**کفار سپہ سالار:** ابوسفیان

مسلمان سپاہیوں کی تعداد: 1000　**کفار سپاہی:** قریش، بنو بکر

مسلمانوں کے امیر: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ　**جھنڈا بردار:** حضرت زبیر رضی اللہ عنہ

مسلمان شہادتیں: 2　**کفار ہلاکتیں:** 12 تا 25

نتیجہ: بغیر جنگ کے مسلمانوں کی فتح، قریش نے ہتھیار ڈال دیے، مقابلہ نہیں کیا۔

☆ **فتح مکہ کے موقعے پر اسلام کی اشاعت اور مسلمانوں کی شان و شوکت کے مظاہرے پر گفتگو کریں۔**

جواب: عملی کام۔

معروضی سوالات

❀ **کثیر الانتخابی سوالات**

2- صلح حدیبیہ کے بعد مسلمانوں کا حلیف قبیلہ تھا:

(A) بنوبکر (B) بنوخزاعہ (C) بنوسالم (D) بنوعدی

3- صلح حدیبیہ کے بعد بنوبکر نے ساتھ دینے کا اعلان کیا:

(A) قریش مکہ کا (B) اہل طائف کا (C) انصار مدینہ کا (D) مسلمانوں کا

4- بنوبکر اور بنوخزاعہ میں معاہدہ ہوا کہ وہ جنگ نہیں کریں گے:

(A) چار سال تک (B) چھے سال تک (C) آٹھ سال تک (D) دس سال تک

5- بنوبکر اور بنوخزاعہ کا جنگ بندی کا معاہدہ برقرار رہا:

(A) پندرہ ماہ تک (B) سولہ ماہ تک (C) سترہ ماہ تک (D) اٹھارہ ماہ تک

6- صلح کا معاہدہ توڑا تھا:

(A) قریش نے (B) بنوامیہ نے (C) بنوبکر نے (D) بنوخزاعہ نے

7- بنوبکر نے حرم کعبہ میں بھی لڑائی مسلط کی:

(A) مسلمانوں پر (B) بنوخزاعہ پر (C) قبیلہ اوس پر (D) قبیلہ خزرج پر

8- بنوخزاعہ نے مسلمانوں سے مدد مانگی تو نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریش کو صلح کا پیغام بھیجا:

(A) تین شرائط پر (B) چار شرائط پر (C) پانچ شرائط پر (D) چھے شرائط پر

9- نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شرائط میں سے قریش نے قبول کیا:

(A) بنوخزاعہ کے مقتولین کی دیت ادا کرنا (B) صلح حدیبیہ کے معاہدے سے دست برداری

(C) جنگ کرنا (D) مسلمانوں کو مکہ میں داخل ہونے دینا

10- مسلمانوں کا لشکر مکہ کے نواح میں پہنچا:

(A) 8 ہجری 10 رمضان المبارک کو (B) 7 ہجری 10 رمضان المبارک کو

(C) 6 ہجری 2 رمضان المبارک کو (D) 9 ہجری 2 رمضان المبارک کو

11- مکہ پر چڑھائی کرتے وقت مسلمانوں کے لشکر کی تعداد تھی:

(A) تقریباً آٹھ ہزار (B) تقریباً دس ہزار (C) تقریباً بارہ ہزار (D) تقریباً چودہ ہزار

12- مرّ الظہران کے مقام پر پہنچ کر نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر مقرر کیا:

(A) میسرہ (بایاں حصہ) کا (B) میمنہ (دایاں حصہ) کا (C) پیدل لشکر کا (D) ہراول دستے کا

13- مرّ الظہران کے مقام پر پہنچ کر نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میسرہ (بایاں حصہ) کا امیر مقرر کیا:

(A) حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (B) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

(C) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (D) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

14- پیدل لشکر کے امیر مقرر کیے گئے:

15- نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا پرچم تھا:

(A) حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس (B) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس

(C) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس (D) حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس

16- ابوسفیان نے اسلام قبول کیا:

(A) صلح حدیبیہ کے موقع پر (B) فتح مکہ کے موقع پر (C) غزوۂ حنین کے بعد (D) حجۃ الوداع کے بعد

17- فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے دارالامان قرار دیا:

(A) ابوسفیان کے گھر کو (B) ابوجہل کے گھر کو (C) بُدیل بن ورقا کے گھر کو (D) حکیم بن حزام کے گھر کو

18- فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سوار تھے:

(A) اونٹ پر (B) اونٹنی پر (C) گھوڑے پر (D) خچر پر

19- فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی زبان پر آیات جاری تھیں:

(A) سورۃ الاخلاص کی (B) سورۃ البقرہ کی (C) سورۃ الفتح کی (D) سورۃ القریش کی

20- فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اہل مکہ کے ساتھ کس نبی والا سلوک کیا؟

(A) حضرت یوسف علیہ السلام (B) حضرت یونس علیہ السلام (C) حضرت ابراہیم علیہ السلام (D) حضرت نوح علیہ السلام

21- اہل مکہ جوق در جوق مسلمان ہونے لگے:

(A) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے لشکر سے متاثر ہوکر

(B) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے عفو و درگزر سے متاثر ہوکر

(C) مسلمانوں کے خوف سے (D) قتل کیے جانے کے ڈر سے

22- فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے اپنے بدترین دشمنوں کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

(A) ان سے بدلہ لیا (B) ان کو مکہ سے نکال دیا (C) ان کو قتل کر دیا (D) ان کو معاف کر دیا

23- فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کس کے ساتھ مل کر بتوں کو گرایا؟

(A) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (B) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (C) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (D) حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ

24- خانہ کعبہ کے اندر بت تھے:

(A) 360 (B) 350 (C) 340 (D) 330

25- نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے بیت اللہ کے اندر نماز پڑھی:

(A) فجر کی (B) ظہر کی (C) چار رکعت (D) دو رکعت

26- نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے خانہ کعبہ کی چابی سپرد فرمائی:

(A) حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے (B) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

(C) حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے (D) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

27- فتح مکہ کے موقع پر خانہ کعبہ کی چھت پر اذان دی:

-28 فتح مکہ کے بعد دس روز میں دائرہ اسلام میں داخل ہوئے:

(A) دو ہزار لوگ (B) اڑھائی ہزار لوگ (C) تین ہزار لوگ (D) ساڑھے تین ہزار لوگ

-29 فتح مکہ کے بعد نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے مکہ مکرمہ کا امیر مقرر کیا:

(A) حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کو (B) حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو

(C) حضرت عتاب بن اُسید رضی اللہ عنہ کو (D) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو

جوابات:

A) -10	(C) -9	(A) -8	(B) -7	(C) -6	(D) -5	(D) -4	(A) -3	(B) -2	(C) -1
A) -20	(C) -19	(B) -18	(A) -17	(B) -16	(D) -15	(C) -14	(A) -13	(C) -12	(B) -11
	(C) -29	(A) -28	(B) -27	(C) -26	(D) -25	(A) -24	(C) -23	(D) -22	(B) -21

مختصر جوابی سوالات:

-1 صلح حدیبیہ کے بعد عرب قبائل بنوخزاعہ اور بنوبکر کن کے حلیف ہے؟

جواب: چھٹے ہجری میں صلح حدیبیہ کے موقع پر عرب قبائل میں سے بنوخزاعہ مسلمانوں کے اور بنوبکر قریش مکہ کے حلیف ہے۔

-2 بنوبکر نے کس طرح صلح کا معاہدہ توڑا؟

جواب: اٹھارہ (18) ماہ بعد بنوبکر نے اچانک صلح کا معاہدہ توڑتے ہوئے بنوخزاعہ پر حملہ کر دیا اور حرم کعبہ میں بھی بنوخزاعہ پر لڑائی مسلط کی۔

-3 نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے قریش مکہ کو کن تین شرائط پر صلح کا پیغام بھیجا؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے قریش مکہ کو تین شرائط پر صلح کا پیغام بھیجا۔

-1 بنوخزاعہ کے مقتولوں کی دیت ادا کریں۔ -2 قریش بنوبکر کی حمایت سے دست بردار ہو جائیں۔

-3 صلح ختم کر کے جنگ کا اعلان کریں۔

-4 مسلمانوں نے کب اور کتنے لشکر کے ساتھ مکہ پر چڑھائی کی؟

جواب: 8 ہجری 10 رمضان المبارک کو تقریباً دس ہزار کے لشکر کے ساتھ مسلمانوں نے مکہ مکرمہ پر چڑھائی کی۔

-5 مرالظہران کے مقام پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے لشکر کا امیر کن کو مقرر کیا؟

جواب: مرالظہران کے مقام پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو میمنہ (دایاں حصہ)، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو میسرہ (بایاں حصہ) اور حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو پیدل لشکر کا امیر مقرر فرمایا۔

-6 نبی کریم خاتم النبیین ﷺ مکہ پر حملہ کرنے سے پہلے کیا فرما رہے تھے؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ فرما رہے تھے، آج اللہ تعالیٰ کعبہ مقدسہ کو خصوصی عظمت بخشے گا اور آج کعبہ کو نیا غلاف پہنایا جائے گا۔

-7 مکہ پر حملہ سے پہلے قریش کے کن لوگوں نے اسلام قبول کیا؟

جواب: مکہ پر حملہ سے پہلے قریش مکہ میں سے ابوسفیان، بدیل بن ورقا اور حکیم بن حزام جیسے لوگوں نے اسلام قبول کیا۔

-8 فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کیا ہدایات فرمائیں؟

جواب: فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے دس ہزار کے لشکر کی موجودگی کے باوجود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ہدایت

9- فتح مکہ کے موقع میں مکہ میں داخل ہوتے وقت نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی کیا کیفیت تھی؟

جواب: فتح مکہ کے موقع پر حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم پر انتہائی عجز و انکسار کے جذبات غالب تھے، آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم اپنی اونٹنی قصوا پر سوار تھے اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کا سر انور اونٹنی کی کوہان کی چھو رہا تھا، زبان پر سورۃ الفتح کی آیات جاری تھیں۔

10- نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے اہل مکہ کے ساتھ کون سے سلوک کا اعلان کیا؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ آج میں تمھارے ساتھ اس سلوک کا اعلان کرتا ہوں جو میرے بھائی حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کے بارے میں ارشاد فرمایا تھا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے تمام اہل مکہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ جاؤ آج تم سب آزاد ہو، آج تم سے کوئی باز پرس نہیں ہوگی۔

11- اہل مکہ کس سے متاثر ہو کر مسلمان ہونے لگے؟

جواب: اہل مکہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے اس حسن سلوک (عام معافی) اور عفوودرگزر سے انتہائی متاثر ہوئے اور جوق در جوق مسلمان ہونے لگے۔

12- فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے عفوودرگزر کی شاندار مثال کس طرح پیش کی؟

جواب: فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کا اپنے بدترین دشمنوں کو معاف کر دینا عفوودرگزر کی شاندار مثال ہے۔

13- خانہ کعبہ کو بتوں سے کس طرح پاک کیا گیا؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے خانہ کعبہ کو تین سو ساٹھ بتوں سے پاک فرمایا، آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے ایک لکڑی پکڑی ہوئی تھی جس سے بتوں کو گراتے جاتے تھے

14- خانہ کعبہ سے بتوں کو گراتے وقت نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کس آیت کی تلاوت فرما رہے تھے؟

جواب: خانہ کعبہ سے بتوں کو گراتے وقت نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم اس آیت کی تلاوت فرما رہے تھے:

جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۔ (سورۃ بنی اسرائیل:81)

ترجمہ: حق آگیا اور باطل مٹ گیا، بے شک باطل مٹنے ہی والا ہے۔

15- نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے خانہ کعبہ کو بتوں سے پاک کر کے کیا عمل کیا؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے بیت اللہ کے اندر دو رکعت نماز پڑھی اور اور باہر نکل کر خانہ کعبہ کی چابی حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کے سپرد فرمائی اور حجر اسود کو بوسہ دیا۔

16- فتح مکہ کا کیا نتیجہ نکلا؟

جواب: فتح مکہ کے نتیجے میں قریش کے تمام قبائل نے قبول اسلام میں پہل کی، حتیٰ کہ صرف دس روز میں دو ہزار لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔ دین اسلام کو غلبہ حاصل ہوا، اسلام اور اہلِ اسلام کو عظمت و شان حاصل ہوئی۔ دشمنانِ اسلام کی سازشیں دم توڑ گئیں۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی قائدانہ صلاحیتیں رنگ لے آئیں۔

17- نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے فتح مکہ کے بعد گردونواح کے بت خانوں کے بارے میں کیا اقدامات کیے؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے فتح مکہ کے بعد مکہ مکرمہ کے گردونواح میں جو بڑے بڑے بت خانے تھے، اُن کو ختم کرنے

عہدِ نبوی کے ماہ وسال (مَدَنی دور)

2- غزوۂ حنین

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ☆ غزوۂ حنین کے پس منظر اور اسباب کو جان سکیں۔
- ☆ غزوۂ حنین کے واقعات و معجزات سے واقفیت حاصل کر سکیں۔
- ☆ غزوۂ حنین کے نتائج کو سمجھ سکیں۔
- ☆ اپنی قوت و کثرت پر فخر کرنے کے بجائے نصرتِ الٰہیہ پر بھروسا کر سکیں۔
- ☆ غزوۂ حنین میں رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی بے مثال شجاعت، استقامت اور ثابت قدمی سے سبق حاصل کر سکیں۔
- ☆ مشکل حالات میں ثابت قدم رہتے ہوئے اپنے حواس کو متزلزل ہونے سے بچا سکیں۔
- ☆ عملی زندگی میں غزوۂ حنین کے واقعات سے راہ نمائی حاصل کر سکیں۔

سوال 2: غزوۂ حنین کے اسباب، واقعات اور نتائج تحریر کریں۔

جواب:

اسباب

مکہ مکرمہ کے چالیس (40) کلومیٹر کے فاصلے پر واقع وادیِ حنین میں بنو ہوازن اور بنو ثقیف کے قبائل آباد تھے۔ مکہ فتح ہو جانے کے بعد مختلف قبائل دائرۂ اسلام میں داخل ہونا شروع ہو گئے تھے لیکن ان قبائل نے اسلام قبول نہ کیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ یہ قبائل جو انتہائی جنگجو اور ماہر تیر انداز تھے۔ انھیں اپنی طاقت پر بڑا گھمنڈ تھا، وہ مسلمانوں کی طاقت کو تسلیم کرنے پر راضی نہ تھے۔ انھوں نے فتح مکہ کے بعد اردگرد کے قبائل کو مسلمانوں کی مخالفت پر اُکسا کر اپنے ساتھ ملا لیا اور مکہ مکرمہ پر حملہ کرنے کی منصوبہ بندی کرنے لگے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو پتا چلا تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ان پر چڑھائی کرنے کا فیصلہ کیا۔

واقعات

روانگی

فتح مکہ کے بعد نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مکہ مکرمہ میں انیس (۱۹) دن قیام کرنے کے بعد شوال 8 ہجری کو بارہ ہزار کے لشکر کے ساتھ وادیِ حنین کی جانب روانہ ہوئے۔ مسلمانوں کو آج اپنی کثرت اور فوجی سامان کی برتری کا احساس تھا۔ لشکر کی تعداد دیکھ کر بعض نو مسلموں کے ذہن میں یہ خیال آیا کہ آج کوئی طاقت ہمیں شکست سے دوچار نہیں کر سکتی، ان کا یوں اپنی ظاہری طاقت و کثرتِ تعداد پر اترانا اللہ تعالیٰ کو پسند نہ آیا۔

کفار کی تیاری

دشمنانِ اسلام مسلمانوں سے پہلے میدان میں پہنچ کر جنگی تدابیر اختیار کر چکے تھے، جیسے ہی مسلمان میدانِ جنگ میں اترے، کفار نے اچانک حملہ کرتے ہوئے مسلمانوں پر چاروں طرف سے تیروں کی بارش کر دی، جس کی وجہ سے بدنظمی پیدا ہوئی اور مسلمان فوج منتشر ہو گئی۔ اچانک اس قدر شدید حملے سے مجاہدین بوکھلا گئے اور عارضی طور پر مسلمانوں کے پاؤں اُکھڑنے لگے۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ...

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اپنے خچر پر سوار تھے، جس کی رکاب حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ اور لگام حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے پکڑ رکھی تھی۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ خچر سے اترے اور درج ذیل کلمات ادا کرتے ہوئے دشمن کی طرف بڑھے:

أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ ۔ (صحیح بخاری: 4315)

ترجمہ: میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں۔ میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔

نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسا اور یقین کامل تھا کہ اللہ تعالیٰ ہماری ضرور مدد فرمائے گا اور دین اسلام کو غلبہ حاصل ہوگا۔

مسلمانوں کا جوابی حملہ اور کفار کی شکست

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ مجاہدین کو ثابت قدم رہنے کے لیے پکاریں، چناں چہ انھوں نے بلند آواز سے مجاہدین کو پکارا اور کہا ''بیعت رضوان والو! کہاں ہو؟'' حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی آواز سنتے ہی مسلمان ہر طرف سے جمع ہونا شروع ہو گئے اور مل کر اس قدر زوردار حملہ کیا کہ دشمن کے پاؤں اکھڑ گئے اور انھیں میدان چھوڑ کر بھاگنا پڑا۔

اس غزوے میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو متعدد معجزات عطا فرمائے، نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے لڑائی کی شدت دیکھ کر مٹھی بھر مٹی اٹھائی اور کفار کی طرف پھینکی۔ وہ مٹھی بھر خاک دشمن کے ہر شخص کی آنکھ میں چلی گئی جس سے دشمن کی صفیں بکھر گئیں اور وہ میدان چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس غزوے میں فرشتوں کے ذریعے سے مسلمانوں کی مدد فرمائی۔ غزوۂ حنین میں حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ نے تنہا تیس (30) مشرکوں کو قتل کیا، جب کہ مرنے والے کفار کی کل تعداد تین سو سے زائد تھی۔ اس غزوہ میں چار مسلمان شہید ہوئے۔

مالِ غنیمت کا حصول

غزوۂ حنین میں اللہ تعالیٰ نے اہل اسلام کو بے شمار مالِ غنیمت عطا فرمایا۔ اس مالِ غنیمت میں چھے ہزار جنگی قیدی، چوبیس ہزار اونٹ، چالیس ہزار بکریاں اور چار ہزار اوقیہ چاندی شامل تھی۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے مالِ غنیمت فوراً تقسیم نہیں کیا بلکہ دو ہفتے تک انتظار فرمایا تھا کہ شاید بنو ہوازن اسلام قبول کر لیں اور مالِ غنیمت ان کو واپس کر دیا جائے، لیکن ایسا نہ ہوا تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے مالِ غنیمت تقسیم فرما دیا۔ غزوۂ حنین میں مسلمانوں کی نصرت و فتح کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْـًٔا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ۔ (سورۃ التوبہ: 25)

ترجمہ: یقیناً اللہ تمھاری مدد کر چکا ہے بہت سے مواقع پر اور (خصوصاً) حنین کے دن بھی جب کہ تمھاری کثرت نے تمھیں ناز میں مبتلا کر دیا تھا تو وہ (کثرت) تمھارے کچھ بھی کام نہ آئی اور زمین تم پر (اپنی) وسعت کے باوجود تنگ ہو گئی پھر تم نے پیٹھ پھیر کر (میدان سے) رُخ موڑ لیا۔

غزوۂ حنین کے نتائج

غزوۂ حنین اور غزوۂ بدر ہی دو غزوات ہیں جن کے نام قرآن مجید میں آئے ہیں۔ اس غزوہ سے درج ذیل نتائج حاصل ہوئے:

1- اللہ تعالیٰ نے آزمائش سے دو چار کر کے بتا دیا کہ مسلمانوں کو کبھی بھی اپنی تعداد اور ساز و سامان کی فراوانی پر بھروسا نہیں کرنا چاہیے،

3- اس غزوہ میں مسلمانوں کو بے شمار مال غنیمت ہاتھ لگا جس سے ان کی معاشی حالت بہتر ہو گئی۔

4- عرب کے یہودیوں اور قریش مکہ کے بعد بنو ہوازن اور بنو ثقیف ہی مسلمانوں کے بڑے دشمن تھے۔ اکثر قبائل نے آپ خاتم النبیین ﷺ کی اطاعت قبول کر لی تھی۔ غزوۂ حنین میں ان کی شکست سے عرب سے کفر کا خاتمہ ہو گیا اور سارے عرب پر مسلمانوں کا تسلط قائم ہو گیا۔

اس غزوے سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور مدد پر یقین رکھنا چاہیے۔ ظاہری مال و اسباب پر بھروسہ کرنے کے بجائے اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل بھروسا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے نصرت اور مدد کی دعا کرنی چاہیے۔

مشقی سوالات کے جوابات

سوال 1: درست جواب کا انتخاب کریں:

(i) **وادیٔ حنین کا مکہ مکرمہ سے فاصلہ ہے:**

(الف) بیس کلومیٹر (ب) تیس کلومیٹر (ج) چالیس کلومیٹر (د) پچاس کلومیٹر

(ii) **وادی حنین میں آباد تھے:**

(الف) بنو نضیر و بنو قینقاع (ب) بنو قریظہ و بنو سلیم (ج) اوس و خزرج (د) بنو ہوازن و بنو ثقیف

(iii) **غزوۂ حنین میں بکھرنے والوں کو آواز دے کر اکٹھا کرنے والے تھے:**

(الف) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ (ب) حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ

(ج) حضرت عبداللہ بن مسعود (د) حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ

(iv) **غزوۂ حنین کے دوران نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کفار مکہ پر پھینکی:**

(الف) مٹھی بھر خاک (ب) زنجیر (ج) تلوار (د) زرہ

(v) **غزوۂ حنین سے ہمیں سبق ملتا ہے:**

(الف) توکل کا (ب) عفو و درگزر کا (ج) کفایت شعاری کا (د) رواداری کا

جوابات: (i) چالیس کلومیٹر (ii) بنو ہوازن و بنو ثقیف (iii) حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ

(iv) مٹھی بھر خاک (v) توکل کا

سوال 2: مختصر جواب دیں:

(i) **غزوۂ حنین میں حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ نے کتنے کفار کو قتل کیا؟**

جواب: غزوۂ حنین میں حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ نے تنہا تیس (30) مشرکوں کو قتل کیا۔

(ii) **غزوۂ حنین کے موقع پر حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے کس طرح مسلمانوں کو پکارا؟**

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ مجاہدین کو ثابت قدم رہنے کے لیے پکاریں، چنانچہ

(iii) غزوۂ حنین کے موقع پر نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مسلمانوں میں حوصلہ پیدا کرنے کے لیے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم خچر سے اترے اور درج ذیل کلمات ادا کرتے ہوئے دشمن کی طرف چل پڑے:

اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ ـ ـ ـ ـ ـ ـ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

ترجمہ: میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں۔۔۔۔۔۔ میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔

(iv) قرآنِ مجید میں کن دو غزوات کا نام ذکر ہوا ہے؟

جواب: غزوۂ حنین اور غزوۂ بدر ہی دو غزوات ہیں جن کے نام قرآنِ مجید میں آئے ہیں۔

(v) غزوۂ حنین میں مسلمانوں کو کیا مالِ غنیمت حاصل ہوا؟

جواب: غزوۂ حنین میں اللہ تعالیٰ نے اہلِ اسلام کو بے شمار مالِ غنیمت عطا فرمایا۔ اس مالِ غنیمت میں چھے ہزار جنگی قیدی، چوبیس ہزار اونٹ، چالیس ہزار بکریاں اور چار ہزار اوقیہ چاندی شامل تھی۔

سوال 3: تفصیلی جواب دیں:

(i) غزوۂ حنین میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کس طرح شجاعت و استقامت کا مظاہرہ فرمایا؟ وضاحت کریں۔

جواب: دیکھیں سوال نمبر 2

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ **اس سبق کی روشنی میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی بہادری و شجاعت پر ایک مضمون تحریر کریں۔**

جواب: حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جاعت و بہادری کا پیکر تھے۔ ایک دفعہ مدینے میں رات کو شور ہوا تو لوگ خوفزدہ ہو گئے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بلا خوف وخطر گھوڑے پر سوار ہو کر نکلے اور حالات کا پتہ چلا کہ ایک قافلے نے پڑاؤ کیا ہے۔ واپس آ کر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے سب کو حالات سے آگاہ کر کے تسلی دی۔

غارِ ثور میں جب غار کے قریب دشمن پہنچ گیا تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حوصلہ دیتے ہوئے کہا کہ "غم نہ کرو، بے شک اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔"

آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی شجاعت کا یہ عالم تھا کہ مشرکین اور کفار آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو قتل کرنے کے منصوبے بنا رہے تھے اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم آزادانہ بازاروں اور گلیوں میں نکلتے اور گھومتے تھے۔ غزوۂ حنین کے موقع پر جب اسلامی لشکر وادیِ حنین میں جنگ کے لیے صف سیدھی کر رہا تھا تو اچانک مسلمانوں پر تیروں کی بوچھاڑ ہو گئی۔ دشمن کے تیر انداز اوطاس کے دروں پر اور چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں میں گھات لگائے بیٹھے تھے۔ مسلمان اس اچانک حملے کی تاب نہ لا سکے اور گھبرا کر بھاگنے پر مجبور ہو گئے۔ ان کے گھوڑے اپنی ہی فوج کو روندنے لگے۔ اس مشکل گھڑی میں آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم استقامت کے ساتھ اپنی جگہ پر ڈٹے رہے۔ حملہ اتنا شدید تھا کہ مہاجرین اور اہلِ بیت میں سے گنتی کے چند افراد آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس رہ گئے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم وہاں سے تھوڑا دائیں جانب ہٹے اور اونچی آواز میں پکارا:

"اے لوگو! کہاں جا رہے ہو میری طرف آؤ میں اللہ کا رسول ہوں میں محمد بن عبداللہ ہوں (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم)۔"

أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ — میں نبی ہوں، اس میں جھوٹ نہیں۔

أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ — میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔

☆ **طلبہ نقشے، گلوب یا گوگل میپ وغیرہ کی مدد سے مکہ مکرمہ سے حنین تک کی مسافت، کا جائزہ لیں۔**

جواب: عملی کام۔

☆ **کمرا جماعت میں غزوۂ حنین کے واقعات پر ذہنی آزمائش کا مقابلہ کریں۔**

جواب: عملی کام۔

برائے اساتذہ کرام

☆ **طلبہ کو غزوۂ حنین میں اللہ تعالیٰ کی مدد کے حوالے سے آگاہ کریں۔**

جواب: عملی کام۔

☆ **طلبہ کی نقشے، گلوب یا گوگل میپ وغیرہ کی مدد سے مکہ مکرمہ سے حنین تک کی مسافت کا جائزہ لینے میں راہ نمائی کریں۔**

جواب: عملی کام۔

معروضی سوالات

کثیر الانتخابی سوالات

-1 وادی حنین مکہ مکرمہ سے کتنے فاصلے پر واقع ہے؟

(A) 25 کلومیٹر (B) 30 کلومیٹر (C) 35 کلومیٹر (D) **40 کلومیٹر**

-2 وادی حنین میں قبائل آباد تھے:

(A) بنو ہوازن اور بنو ثقیف (B) بنو بکر اور بنو خزاعہ (C) اوس اور خزرج (D) **بنو ہوازن اور بنو خزاعہ**

-3 بنو ہوازن اور بنو ثقیف کو گھمنڈ تھا:

(A) اپنے مال پر (B) اپنی طاقت پر (C) اپنے سپاہیوں پر (D) **اپنے باغات پر**

-4 بنو ہوازن اور بنو ثقیف راضی نہ ہوئے:

(A) مسلمان ہونے کے لیے (B) مسلمانوں کا ساتھ دینے کے لیے

(C) مسلمانوں کی طاقت کو تسلیم کرنے کے لیے (D) جزیہ دینے کے لیے

-5 بنو ہوازن اور بنو ثقیف منصوبہ بندی کرنے لگے۔

(A) مدینہ پر حملے کی (B) مکہ پر حملے کی

(C) مسلمانوں کے تجارتی قافلے لوٹنے کی (D) قریش کا ساتھ دینے کی

-6 نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فتح مکہ کے بعد مکہ میں قیام کیا:

(A) پندرہ دن (B) سولہ دن (C) اٹھارہ دن (D) انیس دن

-8 غزوۂ حنین میں مسلمانوں کے لشکر کی تعداد تھی:

(A) آٹھ ہزار (B) دس ہزار (C) بارہ ہزار (D) چودہ ہزار

-9 اسلامی لشکر کی تعداد کو دیکھ کر بعض نومسلموں کے ذہن میں خیال آیا:

(A) مالِ غنیمت کثرت سے ملے گا (B) آج کوئی طاقت ہمیں شکست نہیں دے سکتی
(C) دشمن میدان جنگ سے بھاگ جائے گا (D) دشمن اسلام قبول کر لے گا

-10 مسلمانوں کا اپنی ظاہری طاقت و کثرت تعداد پر اترانا پسند نہ آیا:

(A) اللہ تعالیٰ کو (B) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو
(C) فرشتوں کو (D) کفار کو

-11 مسلمان جیسے ہی میدان جنگ میں اُترے تو کفار نے ان پر حملہ کیا:

(A) تلواروں سے (B) نیزوں سے (C) لاٹھیوں سے (D) تیروں سے

-12 غزوۂ حنین میں کفار کے اچانک حملے سے:

(A) مسلمانوں کو شکست ہوئی (B) مسلمان میدان جنگ سے بھاگ گئے
(C) کفار غالب آ گئے (D) عارضی طور پر مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے

-13 غزوۂ حنین کی مشکل گھڑی میں میدان جنگ میں ڈٹے رہے:

(A) اہل قریش (B) انصار مدینہ
(C) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم (D) نومسلم

-14 غزوہ حنین میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم سوار تھے:

(A) خچر پر (B) اونٹ پر (C) گھوڑے پر (D) اونٹنی پر

-15 غزوۂ حنین میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے خچر کی رکاب پکڑ رکھی تھی:

(A) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (B) حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
(C) حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (D) حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

-16 غزوۂ حنین میں آزمائش کے وقت نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے خچر کی لگام پکڑ رکھی تھی:

(A) حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (B) حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
(C) حضرت طلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (D) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

-17 "میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں، میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں"، یہ الفاظ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے کس موقع پر کہے؟

(A) صلح حدیبیہ (B) فتح مکہ (C) غزوۂ حنین (D) غزوۂ تبوک

-18 غزوۂ حنین میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے مجاہدین کو ثابت قدم رہنے کے لیے پکارنے کو کہا:

19- غزوۂ حنین میں گھمسان کی لڑائی ہوئی:

(A) بنو ہوازن کے خلاف (B) بنو نضیر کے خلاف (C) بنو قریظہ کے خلاف (D) بنو سلیم کے خلاف

20- غزوۂ حنین میں حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ نے تنہا قتل کیا:

(A) بیس مشرکوں کو (B) پچیس مشرکوں (C) تیس مشرکوں کو (D) پینتیس مشرکوں کو

21- غزوۂ حنین میں کافر مارے گئے:

(A) دو سو (B) تین سو (C) چار سو (D) پانچ سو

22- غزوۂ حنین میں مسلمان شہید ہوئے:

(A) چودہ (B) ستر (C) سات (D) چار

23- غزوۂ حنین میں مسلمانوں نے کتنے کفار کو قیدی بنایا؟

(A) چھے ہزار (B) پانچ ہزار (C) چار ہزار (D) تین ہزار

24- غزوۂ حنین میں مسلمانوں کو مالِ غنیمت میں اونٹ ملے:

(A) بارہ ہزار (B) سولہ ہزار (C) بیس ہزار (D) چوبیس ہزار

25- غزوۂ حنین میں مسلمانوں کو مالِ غنیمت میں بکریاں ملیں:

(A) تیس ہزار (B) پینتیس ہزار (C) چالیس ہزار (D) پینتالیس ہزار

26- غزوۂ حنین کے مالِ غنیمت میں شامل تھی:

(A) چار ہزار اوقیہ چاندی (B) پانچ ہزار اوقیہ چاندی (C) چھے ہزار اوقیہ چاندی (D) سات ہزار اوقیہ چاندی

27- غزوۂ حنین کا مالِ غنیمت تقسیم ہوا:

(A) تین دن بعد (B) سات دن بعد (C) دس دن بعد (D) دو ہفتے بعد

28- متعدد قبائل دائرہ اسلام میں داخل ہوئے:

(A) صلح حدیبیہ کے بعد (B) بادشاہوں کے خطوط کے بعد

(C) غزوۂ حنین کے بعد (D) غزوۂ بدر کے بعد

29- قرآن مجید میں نام آیا ہے:

(A) غزوۂ احد اور غزوۂ بدر کا (B) غزوۂ بدر اور غزوۂ حنین کا

(C) غزوۂ تبوک اور سریہ موتہ کا (D) غزوۂ سویق اور غزوۂ ابواء کا

جوابات:

(A) -10	(B) -9	(C) -8	(A) -7	(D) -6	(B) -5	(C) -4	(B) -3	(A) -2	(D) -1
(C) -20	(A) -19	(D) -18	(C) -17	(B) -16	(D) -15	(A) -14	(C) -13	(D) -12	(D) -11

مختصر جوابی سوالات

-1 وادی حنین کے بارے میں چند جملے لکھیں۔

جواب: مکہ مکرمہ کے چالیس (40) کلومیٹر کے فاصلے پر واقع وادی حنین میں بنو ہوازن اور بنو ثقیف کے قبائل آباد تھے جو انتہائی جنگجو اور ماہر تیر انداز تھے، جن کو اپنی طاقت پر بڑا گھمنڈ تھا، وہ مسلمانوں کی طاقت کو تسلیم کرنے پر راضی نہ تھے۔

-2 فتح مکہ کے بعد بنو ہوازن اور بنو ثقیف نے کیا منصوبہ بنایا؟

جواب: فتح مکہ کے بعد بنو ہوازن اور بنو ثقیف نے فتح مکہ کے بعد ارد گرد کے قبائل کو مسلمانوں کی مخالفت پر اُکسا کر اپنے ساتھ ملا لیا اور مکہ مکرمہ پر حملے کرنے کی منصوبہ بندی کرنے لگے۔

-3 نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کب اور کتنے لشکر کے ساتھ وادی حنین کی طرف روانہ ہوئے؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ مکہ مکرمہ میں انیس (19) دن قیام کرنے کے بعد شوال 8 ہجری کو بارہ ہزار کے لشکر کے ساتھ وادی حنین کی جانب روانہ ہوئے۔

-4 مسلمانوں کے لشکر کی تعداد کو دیکھ کر بعض نو مسلموں کے ذہن میں کیا خیال آیا؟

جواب: لشکر کی تعداد دیکھ کر بعض نو مسلموں کے ذہن میں یہ خیال آیا ہے کہ آج کوئی طاقت ہمیں شکست سے دوچار نہیں کر سکتی۔

-5 غزوۂ حنین میں مسلمانوں کے پاؤں کیوں اکھڑے؟

جواب: دشمنانِ اسلام مسلمانوں سے پہلے میدان میں پہنچ کر جنگی تدابیر اختیار کر چکے تھے، جیسے ہی مسلمان میدانِ جنگ میں اترے، کفار نے اچانک حملہ کرتے ہوئے مسلمانوں پر تیروں کی بارش کر دی، جس کی وجہ سے بدنظمی پیدا ہوئی اور مسلمان فوج تتر بتر ہو گئی۔ اچانک اس قدر شدید حملے سے مجاہدین بوکھلا گئے اور عارضی طور پر مسلمانوں کے پاؤں اُکھڑنے لگے۔

-6 غزوۂ حنین میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کون سے کلمات ادا کرتے ہوئے دشمن کی طرف چل پڑے؟

جواب: غزوۂ حنین میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ خچر سے اترے اور درج ذیل کلمات ادا کرتے ہوئے دشمن کی طرف چل پڑے:

''اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ ۔۔۔۔۔۔ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ''

ترجمہ: میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں۔۔۔۔۔۔ میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔

-7 غزوۂ حنین میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی ذات پر کون سا بھروسا اور یقین تھا؟

جواب: غزوۂ حنین میں نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسا اور یقین کامل تھا کہ اللہ تعالیٰ ہماری ضرور مدد فرمائے گا اور دین اسلام کو غلبہ حاصل ہو گا۔

-8 غزوۂ حنین میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کیا فرمایا؟

جواب: غزوۂ حنین میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ مجاہدین کو ثابت قدم رہنے کے لیے پکاریں۔

-9 حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے غزوۂ حنین میں کس طرح مجاہدین کو پکارا؟

جواب: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے بلند آواز سے مجاہدین کو پکارا اور کہا ''بیعت رضوان والو! کہاں ہو؟''

11- غزوۂ حنین میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کون سا معجزہ دشمن کی شکست کا باعث بنا؟

جواب: غزوۂ حنین میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لڑائی کی شدت دیکھ کر مٹھی بھر مٹی اٹھائی اور کفار کی طرف پھینکی۔ وہ مٹی بھر خاک دشمن کے ہر شخص کی آنکھ میں چلی گئی، دشمن کی صفیں بکھر گئیں اور وہ میدان چھوڑ کر بھاگ گئے۔

12- غزوۂ حنین میں مرنے والے کفار اور مسلمانوں کی تعداد کتنی تھی؟

جواب: غزوۂ حنین میں حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ نے تنہا تیس (30) مشرکوں کو قتل کیا، جب کہ مرنے والے کفار کی کل تعداد تین سو سے زائد تھی۔ اس غزوہ میں چار مسلمان شہید ہوئے۔

13- غزوۂ حنین میں مسلمانوں کو کیا مال غنیمت ملا؟

جواب: غزوۂ حنین میں اللہ تعالیٰ نے اہل اسلام کو بے شمار مال غنیمت عطا فرمایا۔ اس مال غنیمت میں چھے ہزار جنگی قیدی، چوبیس ہزار اونٹ، چالیس ہزار بکریاں اور چار ہزار اوقیہ چاندی شامل تھی۔

14- غزوۂ حنین میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مال غنیمت فوراً کیوں تقسیم نہ کیا؟

جواب: غزوۂ حنین میں فتح کے بعد نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مال غنیمت فوراً تقسیم نہیں کیا بلکہ دو ہفتے تک انتظار فرمایا تھا کہ شاید ہوازن اسلام قبول کرلیں اور مال غنیمت ان کو واپس کر دیا جائے، لیکن ایسا نہ ہوا تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مال غنیمت تقسیم فرما دیا۔

15- غزوۂ حنین کا کیا نتیجہ نکلا؟

جواب: غزوۂ حنین کی وجہ سے متعدد قبائل دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے اور اسلام مزید دور دراز کے علاقوں تک پھیل گیا۔

16- غزوۂ حنین میں مسلمانوں کی فتح و نصرت کے متعلق اللہ تعالیٰ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: غزوۂ حنین میں مسلمانوں کی نصرت و فتح کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ ۙ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنكُمْ شَيْئًا وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُم مُّدْبِرِينَ ۔ (سورۃ التوبہ: 25)

ترجمہ: یقیناً اللہ تمھاری مدد کر چکا ہے بہت سے مواقع پر اور (خصوصاً) حنین کے دن بھی جب کہ تمھاری کثرت نے تمھیں گھمنڈ میں مبتلا کر دیا تھا تو وہ (کثرت) تمھارے کچھ بھی کام نہ آئی اور زمین تم پر (اپنی) وسعت کے باوجود تنگ ہوگئی پھر تم نے پیٹھ پھیر کر (میدان سے) رُخ موڑ لیا۔

17- کن غزوات کے نام قرآن مجید میں آئے ہیں؟

جواب: غزوۂ حنین اور غزوۂ بدر ہی دو غزوات ہیں جن کے نام قرآن مجید میں آئے ہیں۔

18- غزوۂ حنین میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو کیوں آزمائش سے دوچار کیا؟

جواب: غزوۂ حنین میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو آزمائش سے دوچار کر کے بتا دیا کہ مسلمانوں کو کبھی بھی اپنی تعداد اور ساز و سامان کی فراوانی پر گھمنڈ نہیں کرنا چاہیے، بلکہ اللہ پر توکل رکھتے ہوئے ہمیشہ عجز و انکسار کی روش اپنانی چاہیے کیوں کہ کثرت کے باوجود شکست کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

19- غزوۂ حنین سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: اس غزوے سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور ...

عہدِ نبوی کے ماہ و سال (مَدَنی دور)

3- عامُ الوفُود

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ☆ عام الوفود کا معنی و مفہوم جان سکیں۔ ☆ عام الفود کی اہمیت اور اس کی معنویت کو سمجھ سکیں۔
- ☆ تین وفود کے اجمالی حالات اور نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے حسنِ معاملہ سے آگاہی حاصل کر سکیں۔
- ☆ وفود کی آمد کی وجہ سے جزیرۃ العرب میں اسلام کے پھیلاؤ اور حجۃ الوداع میں اس کے اثرات کا جائزہ لے سکیں۔
- ☆ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے سیرت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے مہمانوں اور وفود کے اعزاز و اکرام کرنے والے بن سکیں۔
- ☆ عملی زندگی میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے حُسنِ معاملات سے راہ نمائی حاصل کر سکیں۔

سوال 3: عام الوفود سے کیا مراد ہے؟ وفد بنو تمیم کا بارگاہ رسالت خاتم النبیین ﷺ میں حاضری کا احوال بیان کریں۔

جواب: عام الوفود

عام کا معنی ''سال'' اور وفود جمع ہے وفد کی، جس کا معنی ''لوگوں کی جماعت'' ہے۔ عام الوفود سے مراد وہ سال ہے جس میں پورے عرب سے کثرت کے ساتھ وفود نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔

فتح مکہ اور غزوۂ حنین کے بعد دور دراز علاقوں میں پیغمبر اسلام خاتم النبیین ﷺ اور آپ کے جاں نثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اعلیٰ اخلاق کے چرچے ہوئے تو لوگوں میں یہ شوق پیدا ہوا کہ ہم بھی اسلام کے بارے میں سمجھ بوجھ حاصل کریں، لہٰذا بہت سے علاقوں سے جوق در جوق وفود حاضر ہونے لگے۔ مدینہ طیبہ آنے والے وفود کو عموماً مسجد نبوی میں ٹھہرایا جاتا تھا۔ ان کے استقبال اور قیام و طعام کا انتظام نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے حُسنِ انتظام، اسلامی آداب اور کریمانہ اخلاق کی عمدہ مثالیں ہیں۔ اور دراز کے علاقوں سے ان وفود کا آنا اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ دورِ رسالت میں اسلام پورے جزیرہ عرب میں پھیل چکا تھا۔

وفد بنو تمیم

بنو تمیم کا وفد 9 ہجری کے آغاز میں مدینہ طیبہ حاضر ہوا۔ اس وفد کو وفد قیس بن عاصم بھی مورخین نے تحریر کیا ہے۔ یہ لوگ اپنے قیدیوں کو آزاد کرانا چاہتے تھے۔ ان کی قیادت عرب کا مشہور سردار اقرع بن حابس کر رہا تھا۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ ظہر سے پہلے قیلولہ (دوپہر کے وقت آرام) فرما رہے تھے۔ انھوں نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو بے آرام کیا، آپ خاتم النبیین ﷺ کو گھر کے باہر سے پکارا، آوازیں دیتے رہے، آپ خاتم النبیین ﷺ کے پاس داخل ہونے کی اجازت طلب نہ کی، تو اللہ رب العزت نے سورۃ الحجرات نازل فرمائی جس میں رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کے آداب سکھائے گئے کہ اپنی آوازوں کو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی آواز سے بلند نہ کرو۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو یوں نہ پکارو جیسے آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔

یہ لوگ اپنے ساتھ بڑے فصیح و بلیغ شاعر اور خطیب لے کر آئے تھے، جن کے مقابلے میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے

بارگاہ رسالت خاتم النبیین ﷺ سے اتنا متاثر ہوا کہ اپنے باپ دادا کے دین کو چھوڑ کر وفد سمیت اسلام قبول کر لیا۔

سوال 4: وفد نجران کا بارگاہ رسالت میں حاضری کا احوال تحریر کریں۔

جواب: وفدِ نجران

نجران مکہ سے یمن کی جانب ایک بڑا علاقہ تھا۔ عرب کے علاقے نجران میں بڑی تعداد میں عیسائی آباد تھے۔ ان کا ایک وفد حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے پاس 9 ہجری میں مدینہ طیبہ آیا جو ساٹھ افراد پر مشتمل تھا۔ ان میں چودہ بڑے سردار تھے جن میں سے تین افراد کو اہل نجران کی سربراہی و سرکردگی حاصل تھی۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اس وفد کا پرتپاک استقبال فرمایا، انھیں مسجد نبوی میں ٹھہرایا گیا، اپنے طریقے کے مطابق عبادت کرنے کی اجازت دی گئی۔ ان کی بہت خاطر تواضع کی گئی۔ یہ وفد حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی نبوت کی خبر سن کر آپ سے مناظرہ کرنے کی غرض سے آیا تھا، لہٰذا ان لوگوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خدا ہونے اور خدا کا بیٹا ہونے پر دلائل دینا شروع کر دیے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے تمام دلائل سماعت فرما کر ایک ایک دلیل کو رد فرمایا، لیکن وہ لوگ اپنی ضد پر ڈٹے رہے، پھر اللہ تعالیٰ نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو ان سے مباہلہ کرنے کا حکم دیا۔ مباہلہ کا معنی ہے کہ کسی عقیدہ کے بارے میں مختلف آراء رکھنے والے لوگ نہایت عاجزی سے اللہ تعالیٰ کے دربار میں یہ دعا کریں کہ ان میں سے جو جھوٹا ہو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔

یہ حکم نازل ہونے کے بعد نبی کریم خاتم النبیین ﷺ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لے کر نجران کے وفد کے پاس مباہلے کے لیے تشریف لائے۔ جب ان کے پادریوں نے یہ روشن چہرے دیکھے تو تنہائی میں جا کر آپس میں مشورہ کیا اور پھر کہا کہ اگر تم ان سے مباہلہ کیا تو یاد رکھو دنیا سے تمھارا نام و نشان تک مٹ جائے گا، چناں چہ انھوں نے مباہلہ کرنے سے انکار کر دیا اور جزیہ ادا کرنے کے لیے تیار ہو گئے۔

اس کے بعد نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اللہ تعالیٰ کا عذاب اہل نجران کے نزدیک آ چکا تھا اور اگر یہ مباہلہ کرتے تو انھیں جانور بنا دیا جاتا، ان کی وادی میں آگ بھڑکتی رہتی اور انھیں ملیامیٹ کر دیا جاتا، یہاں تک کہ درختوں پر پرندے بھی ہلاک ہو جاتے اور سال ختم ہونے سے پہلے سارے نصاریٰ فنا کے گھاٹ اتر جاتے۔

سوال 5: وفد عبدالقیس کا بارگاہ رسالت خاتم النبیین ﷺ میں حاضری کا احوال تحریر کریں۔

جواب: وفد عبدالقیس

اس وفد میں بیس آدمی تھے۔ ان کے سردار کا نام منذر بن عائذ اور لقب ''اَشَجّ'' تھا۔ اشج زبان اور دل کا کھرا تھا۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو وفد کی آمد کی اطلاع

وفد عبدالقیس کی بارگاہ نبوی خاتم النبیین ﷺ میں آمد سے پہلے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو خبر دی کہ مشرق سے کچھ سوار آ رہے ہیں جو اسلام قبول کریں گے۔ وفد عبدالقیس کے لوگ جب نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ نے ان کا والہانہ استقبال فرمایا۔

وفد کی نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے والہانہ عقیدت

انھوں نے حضور خاتم النبیین ﷺ کے چہرانور کی خوبصورتی کو دیکھ کر آپ خاتم النبیین ﷺ کے دست مبارک

وضع اور آداب کو پسند کرتے ہوئے اس کی حوصلہ افزائی فرمائی اور ارشاد فرمایا: بلاشبہ دو خوبیاں تم میں ایسی ہیں جو اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہیں، ایک حلم یعنی جلد بازی نہ کرنا اور امور و معاملات میں غور و فکر کرنا اور دوسری خوبی وقار ہے۔ دورانِ گفت گو آپ خاتم النبیین ﷺ نے حرمت والے مہینوں ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور رجب کے بارے میں انھیں آگاہ کیا۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ان کو نماز، روزہ، زکوٰۃ اور غنیمت میں سے ادائے خمس (پانچواں حصہ) کا حکم دیا۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ان کے لیے دعا فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے اللہ! عبدالقیس والوں کی بخشش فرما۔ یہ وفد دس دن حضور خاتم النبیین ﷺ کی بارگاہ میں رہا، اس دوران انھوں نے قرآن مجید اور احکام شریعت سیکھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے ان کو تحائف دیے، اشج کو بہت زیادہ مال عطا فرمایا اور ان کو واپس جانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

مشقی سوالات کے جوابات

سوال 1: درست جواب کا انتخاب کریں:

(i) **عام الوفود سے مراد ہے:**

(الف) وفود کا سال (ب) وفود کا دن (ج) وفود کی صدی (د) وفود کا مہینا

(ii) **بنی تمیم کے سامنے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے بطور خطیب کس شخصیت کو پیش کیا؟**

(الف) حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ (ب) حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

(ج) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ (د) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

(iii) **نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے والے وفود کو ٹھہرایا جاتا ہے۔**

(الف) مسجد نبوی میں (ب) مسجد قبا میں

(ج) حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر (د) سرائے میں

(iv) **وفد بنی تمیم کی قیادت کر رہا تھا:**

(الف) اقرع بن حابس (ب) مالک بن فہر (ج) عبداللہ بن ابی (د) اشج

(v) **وفد بن عبدالقیس کے سردار اشج میں دو نمایاں خوبیاں تھیں:**

(الف) حلم اور وقار (ب) رواداری اور بردباری (ج) صبر و تحمل (د) انکسار و تواضع

جوابات: (i) وفود کا سال (ii) حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ (iii) مسجد نبوی میں
(iv) اقرع بن حابس (v) حلم اور وقار

سوال 2: مختصر جواب دیں:

(i) **عام الوفود کا معنی اور مفہوم بیان کریں۔**

جواب: عام کا معنی ''سال'' اور وفود جمع ہے وفد کی، جس کا معنی ''لوگوں کی جماعت'' ہے۔ عام الوفود سے مراد وہ سال ہے جس میں پورے عرب سے کثرت کے ساتھ وفود نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔

(ii) **وفد عبدالقیس کے سردار کا نام لکھیں۔**

جواب: وفد عبدالقیس کے سردار کا نام منذر بن عائذ اور لقب ''اَشَجّ'' تھا۔

(iv) وفد عبدالقیس کے سردار نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی بارگاہ میں حاضری سے پہلے کیا اہتمام کیا؟

جواب: وفد عبدالقیس کے سردار نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی بارگاہ میں حاضری سے پہلے غسل کیا، عمدہ اور پاکیزہ کپڑے پہنے اور حلم اور وقار کے ساتھ بارگاہِ رسالت میں حاضری دی۔

(v) وفد بنو تمیم کو بارگاہِ رسالت میں حاضری کے کیا آداب سکھائے گئے؟

جواب: اللہ رب العزت نے سورۃ الحجرات نازل فرمائی جس میں رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کے آداب سکھائے گئے کہ اپنی آوازوں کو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی آواز سے بلند نہ کرو۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو یوں نہ پکارو جیسے آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔

سوال 3: تفصیلی جواب دیں:

(i) وفد بنی نجران کا بارگاہ رسالت میں حاضری کا احوال بیان کریں۔

جواب: دیکھیں سوال نمبر 4

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ اساتذہ کرام کی مدد سے دس وفود پر مشتمل ایک فہرست تیار کریں اور اسے کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔

جواب: 1- بنو تمیم کا وفد 2- وفد نجران 3- وفد عبدالقیس 4- وفد دوس 5- وفد صُداء
6- وفد عذرہ 7- وفد بلی 8- وفد ثقیف 9- وفد ہمدان 10- وفد بنی فزارہ

برائے اساتذہ کرام

☆ معروف کتب سیرت کی روشنی میں طلبہ سے وفود پر مشتمل ایک فہرست تیار کروائیں، جس میں وفد اور سردار کا نام، علاقہ، قبیلہ اور سال/مہینا وغیرہ شامل ہوں۔

جواب:

وفد کا نام	سن	مقام	سردار کا نام
بنو تمیم کا وفد	9ہجری	مدینہ منورہ	اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ
وفد نجران	9ہجری	مدینہ منورہ	عاقب (عبدالمسیح)
وفد عبدالقیس	9ہجری	مدینہ منورہ	منذر بن عائذ
وفد دوس	7ہجری	مدینہ منورہ	حضرت طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ
وفد صُداء	8ہجری	جعرانہ سے رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی واپسی کے بعد	حضرت زیادہ بن حارث
وفد عذرہ	9ہجری	مدینہ منورہ	جمرہ بن نعمان
وفد بلی	9ہجری	مدینہ منورہ	ابوالضبیب
وفد ثقیف	9ہجری	غزوہ طائف سے واپسی کے موقع پر	عروہ بن مسعود
وفد ہمدان	9ہجری	تبوک سے واپسی کے موقع پر	مالک بن نمط رضی اللہ عنہ
وفد بنی فزارہ	9ہجری	تبوک سے واپسی کے موقع پر	خارجہ بن حصن

☆ طلبہ کے ... نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے ...

معروضی سوالات

کثیر الانتخابی سوالات

1- "عام" کا معنی ہے:

(A) مہینا (B) ہفتہ (C) سال (D) صدی

2- "وفود" جمع ہے:

(A) وفاد کی (B) وافد کی (C) وفد کی (D) وفدا کی

3- "وفد" کے معنی ہیں:

(A) لوگوں کی جماعت (B) مجمع (C) لوگوں کا اجتماع (D) لوگوں کا فائدہ

4- جس سال پورے عرب سے کثرت کے ساتھ وفود نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اُسے کہتے ہیں:

(A) عام الفیل (B) عام الوفود (C) عام الحزن (D) عام السفر

5- عرب کے دور دراز کے علاقوں میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے اخلاق کے چرچے ہوئے:

(A) غزوۂ بدر اور غزوۂ احد کے بعد (B) غزوۂ احزاب کے بعد
(C) صلح حدیبیہ کے بعد (D) فتح مکہ اور غزوۂ حنین کے بعد

6- مدینہ طیبہ آنے والے وفود کو عموماً ٹھہرایا جاتا تھا:

(A) مسجد نبوی میں (B) مسجد قبا میں
(C) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر (D) حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر

7- مدینہ طیبہ میں وفود آتے تھے:

(A) قریب کے علاقوں سے (B) دور دراز کے علاقوں سے (C) ساحلی علاقوں سے (D) نواحی علاقوں سے

8- دورِ رسالت میں اسلام پھیل چکا تھا:

(A) حجاز میں (B) مکہ کے نواحی علاقوں میں (C) ساحلی علاقوں تک (D) سارے جزیرہ عرب میں

9- بنو تمیم کا وفد مدینہ طیبہ حاضر ہوا:

(A) آٹھ ہجری کے وسط میں (B) آٹھ ہجری کے اختتام میں (C) نو ہجری کے آغاز میں (D) نو ہجری کے وسط میں

10- بنو تمیم کا وفد مدینہ طیبہ آیا تھا:

(A) تجارت کے لیے (B) قیدیوں کو آزاد کرانے کے لیے (C) ناظرے کے لیے (D) مباہلے کے لیے

11- بنو تمیم کے وفد کی قیادت کر رہا تھا:

(A) اقراع بن حابس (B) مقدر بن عمائد (C) عبدالقیس (D) حاتم طائی

12- وفد بنو تمیم اُس وقت مدینہ طیبہ آیا جب نبی کریم خاتم النبیین ﷺ:

(A) طعام فرما رہے تھے (B) قیلولہ فرما رہے تھے (C) وضو فرما رہے تھے (D) غسل فرما رہے تھے

13- [illegible]

14- سورۃ الحجرات میں آداب سکھائے گئے:
(A) کھانے کے (B) سونے کے
(C) گفتگو کرنے کے (D) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کے

15- بنو تمیم کا وفد اپنے ساتھ لایا تھا:
(A) مال و دولت (B) لونڈیاں (C) شاعر اور خطیب (D) پادری

16- نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے بنو تمیم کے وفد کو جواب دینے کے لیے بطور خطیب پیش کیا:
(A) حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کو (B) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو
(C) حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو (D) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو

17- وفد بنو تمیم کے سامنے بطور شاعر پیش کیا گیا:
(A) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو (B) حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو
(C) حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو (D) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو

18- اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا:
(A) خطیب سے متاثر ہو کر (B) شاعر سے متاثر ہو کر
(C) بارگاہ رسالت خاتم النبیین ﷺ سے متاثر ہو کر (D) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے متاثر ہو کر

19- عرب کے علاقے نجران میں بڑی تعداد میں آباد تھے:
(A) مجوسی (B) صابی (C) یہود (D) نصاریٰ

20- نجران کا وفد کتنے افراد پر مشتمل تھا؟
(A) ساٹھ (B) پچاس (C) چالیس (D) تیس

21- نجران کے وفد میں بڑے سردار تھے:
(A) دس (B) بارہ (C) چودہ (D) سولہ

22- نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اپنے طریقے سے مسجد نبوی (خاتم النبیین ﷺ) میں عبادت کرنے کی اجازت دی:
(A) وفد بنو تمیم کو (B) وفد نجران کو (C) وفد عبد القیس کو (D) مجوسیوں کو

23- نجران کا وفد مدینہ منورہ آیا تھا:
(A) قیدیوں کی رہائی کے لیے (B) قبول اسلام کے لیے (C) مباہلے کے لیے (D) مناظرے کے لیے

24- وفد نجران نے خدا کا بیٹا ہونے پر دلائل دینا شروع کر دیے:
(A) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو (B) حضرت جبریل علیہ السلام کو (C) حضرت میکائیل علیہ السلام کو (D) حضرت عزیر علیہ السلام کو

25- وفد نجران کے تمام دلائل کو سن کر ان کی ایک ایک دلیل کا رد فرمایا:
(A) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے (B) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے (C) اہل انصار نے (D) اہل یہود نے

26- اللہ تعالیٰ نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو وفد نجران سے کیا کرنے کا حکم دیا؟
(A) معاہدہ (B) صلح (C) مناظرہ (D) مباہلہ

27- نبی کریم خاتم النبیین ﷺ وفد نجران کے سامنے حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور
حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو لائے:

-28 مباہلہ کرنے سے انکار کیا اور جزیہ ادا کرنے کے لیے تیار ہوا:

(A) وفد عبدالقیس (B) وفد بنو تمیم (C) وفد نجران (D) وفد حبشہ

-29 نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اہل نجران مباہلہ کرتے تو انھیں بنا دیا جاتا:

(A) پتھر (B) جانور (C) بت (D) بن مانس

-30 وفد عبدالقیس میں آدمی تھے:

(A) دس (B) پندرہ (C) بیس (D) پچیس

-31 وفد عبدالقیس کے سردار کا نام تھا:

(A) اقرع بن حابس (B) مالک بن فہر (C) عبداللہ بن ابی (D) منذر بن عائذ

-32 منذر بن عائذ کا لقب تھا:

(A) اَشَجّ (B) قیس (C) حابس (D) عابد

-33 وفد عبدالقیس نے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم سے محبت و عقیدت کا اظہار کیا:

(A) سجدہ کر کے (B) جھک کر (C) دست مبارک کو بوسہ دے کر (D) گلے مل کر

-34 وفد عبدالقیس کے سردار نے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے پاس حاضری سے پہلے:

(A) سجدہ کیا (B) غسل کیا (C) عبادت کی (D) وضو کیا

-35 نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے وفد عبدالقیس کے سردار میں موجود دو خوبیوں سے آگاہ کیا:

(A) سخاوت و بردباری (B) شجاعت اور قناعت (C) صبر اور توکل (D) حلم اور وقار

-36 حرمت والے مہینے ہیں:

(A) دو (B) تین (C) چار (D) پانچ

-37 حرمت والے مہینوں میں شامل ہے:

(A) ربیع الاوّل (B) رجب (C) رمضان (D) شوال

-38 نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے عبدالقیس والوں کے لیے دعا فرمائی:

(A) صحت کی (B) مال میں برکت کی (C) اولاد میں کثرت کی (D) بخشش کی

-39 وفد عبدالقیس نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی بارگاہ میں رہا:

(A) سات دن (B) آٹھ دن (C) نو دن (D) دس دن

-40 نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے بہت زیادہ مال عطا فرمایا:

(A) اَشَجّ کو (B) اقرع بن حابس کو (C) نجران کے وفد کو (D) مالک بن فہر کو

جوابات:

(B) -10	(C) -9	(D) -8	(B) -7	(A) -6	(D) -5	(B) -4	(A) -3	(C) -2	(C) -1
(A) -20	(D) -19	(C) -18	(B) -17	(A) -16	(C) -15	(D) -14	(C) -13	(B) -12	(A) -11

مختصر جوابی سوالات

-1 عام اور وفود کے کیا معنی ہیں؟

جواب: عام کا معنی ''سال'' اور وفود جمع ہے وفد کی، جس کا معنی ''لوگوں کی جماعت'' ہے۔

-2 عام الوفود سے کیا مراد ہے؟

جواب: عام الوفود سے مراد وہ سال ہے جس میں پورے عرب سے کثرت کے ساتھ وفود نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔

-3 مدینہ منورہ میں وفود کی آمد کا سلسلہ کیوں شروع ہوا؟

جواب: فتح مکہ اور غزوۂ حنین کے بعد دور دراز علاقوں میں پیغمبر اسلام خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور آپ کے جاں نثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اعلیٰ اخلاق کے چرچے ہوئے تو لوگوں میں یہ شوق پیدا ہوا کہ ہم بھی اسلام کے بارے میں سمجھ بوجھ حاصل کریں، لہٰذا بہت سے علاقوں سے جوق در جوق وفود حاضر ہونے لگے۔

-4 دورِ رسالت میں اسلام پورے جزیرہ عرب میں پھیل چکا تھا۔ اس کا ثبوت کیا تھا؟

جواب: دور دراز کے علاقوں سے وفود کا آنا اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ دورِ رسالت میں اسلام پورے جزیرہ عرب میں پھیل چکا تھا۔

-5 وفود کا استقبال اور قیام وطعام کا انتظام کس کی عمدہ مثالیں ہیں؟

جواب: وفود کے استقبال اور قیام وطعام کا انتظام نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حُسنِ انتظام، اسلامی آداب اور کریمانہ اخلاق کی عمدہ مثالیں ہیں۔

-6 بنو تمیم کا وفد مدینہ طیبہ کیوں آیا تھا؟

جواب: بنو تمیم کا وفد 9 ہجری کے آغاز میں مدینہ طیبہ حاضر ہوا۔ یہ لوگ اپنے قیدیوں کو آزاد کرانا چاہتے تھے۔

-7 وفد بنو تمیم کی آمد کے وقت نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کیا کر رہے تھے؟

جواب: وفد بنو تمیم کی آمد کے وقت نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ظہر سے پہلے قیلولہ (دوپہر کے وقت آرام) فرما رہے تھے۔

-8 وفد بنو تمیم نے آتے ہی کیا کیا؟

جواب: وفد بنو تمیم نے آتے ہی نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو بے آرام کیا، آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو گھر کے باہر سے پکار کر آوازیں دیتے رہے، آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس داخل ہونے کی اجازت طلب نہ کی۔

-9 سورۃ الحجرات میں بارگاہ نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم میں حاضری کے کون سے آداب سکھائے گئے؟

جواب: سورۃ الحجرات میں رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری کے آداب سکھائے گئے کہ اپنی آوازوں کو نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی آواز سے بلند نہ کرو۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو یوں نہ پکارو جیسے آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔

-10 بنو تمیم کے لوگ اپنے ساتھ کن کو لائے؟

جواب: یہ لوگ اپنے ساتھ بڑے فصیح وبلیغ شاعر اور خطیب لے کر آئے تھے۔

-11 نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے بنو تمیم کے لوگوں کے مقابلے کے لیے بطور خطیب اور شاعر کن کو پیش کیا؟

-12 بنو تمیم کے وفد نے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے خطیب اور شاعر کے بارے میں کیا کہا؟

جواب: بنو تمیم کے وفد نے تسلیم کر لیا کہ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے خطیب اور شاعر دونوں ہماری نسبت بہت اعلیٰ ہیں۔

-13 اقرع بن حابس نے بارگاہ نبوت خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے متاثر ہو کر کیا کیا؟

جواب: اقرع بن حابس بارگاہ رسالت خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے اتنا متاثر ہوا کہ اپنے باپ دادا کے دین کو چھوڑ کر وفد سمیت اسلام قبول کر لیا۔

-14 نجران کے وفد کا تعارف لکھیں۔

جواب: نجران کا وفد حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس مدینہ طیبہ آیا۔ یہ وفد ساٹھ افراد پر مشتمل تھا۔ ان میں چودہ بڑے سردار بھی تھے، پھر ان سرداروں میں تین افراد بہت خاص تھے اور ان کے دینی و دنیاوی معاملات وہی تین افراد دیکھتے تھے۔

-15 نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے نجران کے وفد کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اس وفد کا پرتپاک استقبال فرمایا، انھیں مسجد نبوی میں ٹھہرایا گیا، اپنے طریقے کے مطابق عبادت کرنے کی اجازت دی گئی۔ ان کی بہت خاطر تواضع کی گئی۔

-16 نجران کا وفد مدینہ منورہ کیوں آیا تھا؟

جواب: نجران کا وفد حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی نبوت کی خبر سن کر آپ خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے مناظرہ کرنے کی غرض سے آیا تھا۔

-17 وفد نجران نے کیا دلائل دینے شروع کیے؟

جواب: وفد نجران نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خدا ہونے اور خدا کا بیٹا ہونے پر دلائل دینا شروع کیے۔

-18 نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم وفد نجران کے سامنے مباہلے کے لیے کن کو لائے؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لے کر نجران کے وفد کے پاس مباہلے کے لیے تشریف لائے۔

-19 وفد نجران نے مباہلہ کرنے سے کیوں انکار کیا؟

جواب: جب وفد نجران کے پادریوں نے اہلِ بیت کے روشن چہرے دیکھے تو تنہائی میں جا کر آپس میں مشورہ کیا اور پھر کہا کہ اگر تم ان سے مباہلہ کیا تو یاد رکھو دنیا سے تمھارا نام و نشان تک مٹ جائے گا، چناں چہ انھوں نے مباہلہ کرنے سے انکار کر دیا اور جزیہ ادا کرنے کے لیے تیار ہو گئے۔

-20 وفد نجران کے مباہلے سے راہ فرار اختیار کرنے کے بعد نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ان کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اللہ تعالیٰ کا عذاب اہل نجران کے نزدیک آ چکا تھا اور اگر یہ مباہلہ کرتے تو انھیں جانور بنا دیا جاتا، ان کی وادی میں آگ بھڑکتی رہتی اور انھیں ملیا میٹ کر دیا جاتا، یہاں تک کہ درختوں پر پرندے بھی ہلاک ہو جاتے اور سال ختم ہونے سے پہلے سارے نصاریٰ فنا کے گھاٹ اتر جاتے۔

22- وفدعبدالقیس کی آمد سے قبل نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کیا خبر دی؟

جواب: وفد عبدالقیس کی آمد سے قبل نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو خبر دی کہ مشرق سے کچھ سوار آرہے ہیں جو اسلام قبول کریں گے۔

23- وفدعبدالقیس نے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم سے کس طرح عقیدت کا اظہار کیا؟

جواب: وفد عبدالقیس نے حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے چہرانور کی خوبصورتی کو دیکھ کر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے دست مبارک اور پائے اقدس کو بوسے دے کر محبت وعقیدت کا اظہار کیا۔

24- وفدعبدالقیس کے سردار نے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری سے پہلے کیا کیا؟

جواب: وفد عبدالقیس کے سردار نے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے پاس حاضری سے پہلے غسل کیا، عمدہ اور پاکیزہ کپڑے پہنے اور وقار کے ساتھ بارگاہِ رسالت میں حاضری دی۔

25- نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے وفد قیس کے سردار کی کس طرح حوصلہ افزائی فرمائی؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے وفد عبدالقیس کے سردار کی وضع اور آداب کو پسند کرتے ہوئے اس کی حوصلہ افزائی فرمائی اور ارشاد فرمایا: بلاشبہ دو خوبیاں تم میں ایسی ہیں جو اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہیں: ایک حلم یعنی جلد بازی نہ کرنا اور امور ومعاملات میں غور وفکر کرنا اور دوسری خوبی وقار ہے۔

26- مباہلہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: مباہلہ کا معنی ہے کہ کسی عقیدہ کے بارے میں مختلف آراء رکھنے والے لوگ نہایت عاجزی سے اللہ تعالیٰ کے دربار میں یہ دعا کریں کہ ان میں سے جو جھوٹا ہو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔

27- وفدعبدالقیس سے گفت گو کے دوران نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے انھیں کس سے آگاہ کیا؟

جواب: دورانِ گفت گو نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے حرمت والے مہینوں ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور رجب کے بارے میں انھیں آگاہ کیا۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے ان کو نماز، روزہ، زکوٰۃ اور غنیمت میں سے ادائے خمس (پانچواں حصہ) کا حکم دیا۔

28- نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے وفدعبدالقیس کے لیے کیا دعا فرمائی؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے وفد عبدالقیس کے لیے دعا فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے اللہ! عبدالقیس والوں کی بخشش فرما۔

29- وفدعبدالقیس نے کیا سیکھا؟

جواب: وفد عبدالقیس دس دن حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی بارگاہ میں رہا اس دوران انھوں نے قرآن مجید اور احکامِ شریعت سیکھے۔

30- نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے وفدعبدالقیس کو کس طرح روانہ کیا؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے ان کو تحائف دیے، اشج کو بہت زیادہ مال عطا فرمایا اور ان کو واپس جانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

31- سبق "عام الوفود" سے ہمیں کیا درس ملتا ہے؟

جواب: سبق "عام الوفود" میں ہمیں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی تعلیمات سے درس ملتا ہے کہ ہمیں دوسروں کے گھروں میں داخل ہونے سے پہلے اجازت طلب کرنی چاہیے، معاملات میں جلد بازی نہیں کرنی چاہیے اور امور ومعاملات کی انجام دہی میں غور وفکر

اُسوۂ رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم اور ہماری عملی زندگی

1- حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کا بچپن اور جوانی

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ☆ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے بچپن اور جوانی کے واقعات و معمولات کو جان سکیں۔
- ☆ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کا بہن، بھائیوں اور دوستوں کے ساتھ حسنِ سلوک اور خوش طبعی وغیرہ سے آگاہ ہو سکیں۔
- ☆ جوانی میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی بے مثل عفت و حیا، شجاعت و بہادری اور حسنِ معاملات کے واقعات کو جان سکیں۔
- ☆ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے بچپن اور جوانی میں دوسروں کی راحت رسانی اور خدمتِ خلق کے جذبے کو اپناتے ہوئے معاشرے کی بہتری میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

سوال 6: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے بچپن پر نوٹ لکھیں۔

جواب: ولادت باسعادت

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی ولادت باسعادت 12 ربیع الاول، بروز پیر بمطابق 22 اپریل 571 عیسوی کو مکہ مکرمہ میں ہوئی۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے والد ماجد حضرت عبداللہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی پیدائش سے تقریباً پہلے انتقال فرما چکے تھے۔ جب آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے دادا کو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی پیدائش کی خبر ملی تو وہ گھر تشریف لائے اور اپنے پوتے کو گود میں لے کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور محمد (صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم) نام رکھا۔

غیر معمولی بچپن

شرفائے عرب میں دستور تھا کہ والدین اپنے بچوں کو شہر سے باہر دیہات میں پرورش کے لیے بھیج دیا کرتے تھے تاکہ بچے صحت مند ماحول میں پرورش پا سکیں۔ اہل عرب کے رواج کے مطابق دیہات میں پرورش کے لیے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کو قبیلہ بنو سعد کی ایک نیک خاتون حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے ساتھ لے گئیں، چار سال تک آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم وہیں رہے۔ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زبانی آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے بچپن کے عجیب و غریب واقعات تاریخ اور سیرت کی کتابوں میں مذکور ہیں جنھیں پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کا بچپن عام بچوں کا سا بچپن نہ تھا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم عام بچوں کی طرح کھانے پینے کی چیزوں کی طرف کوئی توجہ نہ دیتے۔ چھوٹے بچے عموماً بلاوجہ روتے ہیں مگر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم اس عادت سے پاک تھے۔ چار سال کے عرصے میں حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی بے پناہ مہربانیوں کا مشاہدہ کیا۔

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم ایک روز مجھ سے کہنے لگے: اماں جان! میرے بہن بھائی دن بھر نظر نہیں آتے، یہ صبح کو اٹھ کر روزانہ کہاں چلے جاتے ہیں؟ میں نے کہا کہ یہ لوگ بکریاں چرانے جاتے ہیں۔ یہ سن کر

جانے کی اجازت دے دی اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزانہ جہاں حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بکریاں چرتی تھیں تشریف لے جاتے رہے اور بکریاں چراگاہوں میں لے کر ان کی دیکھ بھال کرتے رہے۔

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت پر دلالت کرنے والی ایک خاص نشانی نے مجھے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین میں داخل ہونے کی ترغیب دی۔ میں نے دیکھا کہ آپ ایام طفولیت میں گہوارے کے اندر چاند کے ساتھ کھیلا کرتے تھے اور انگلی مبارک کے ساتھ جس طرف اشارہ فرمایا کرتے تھے، چاند اُسی طرف جھک جاتا تھا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اس کے ساتھ باتیں کرتا تھا اور وہ میرے ساتھ باتیں کرتا تھا اور مجھے رونے نہیں دیتا تھا۔ (الخصائص الکبریٰ: ۱: ۵۳) آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانِ مبارک سے ادا ہونے والا سب سے اول کلام اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا پر مبنی تھا۔

والدہ محترمہ کے پاس واپسی

جب حضور اقدس خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر سے مکہ مکرمہ واپس پہنچ گئے اور اپنی والدہ محترمہ کے پاس رہنے لگے تو حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاطر داری اور خدمت گزاری میں دن رات مصروف رہتیں۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت سیدہ آمنہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش کے چھٹے سال بعد وصال فرما گئیں۔

داداجان کی سرپرستی

والدہ کی وفات کے بعد آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے داداجان حضرت عبدالمطلب نے آپ کی پرورش کی۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا جناب عبدالمطلب آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے حد پیار کرتے تھے۔ قریش کے سردار ہونے کی وجہ سے جناب عبدالمطلب کا معاشرے میں بڑا مقام اور احترام تھا۔ جب جناب عبدالمطلب حرم کعبہ یا دارالندوہ میں تشریف لے جاتے تو اپنے یتیم پوتے کو بھی ساتھ لے جاتے اور اپنی دائیں جانب بٹھاتے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کم عمری کے باوجود بچپن میں بڑی سنجیدگی اور آرام سے بیٹھتے اور عظمت و شرافت کے آثار آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر ادا سے ظاہر ہوتے تھے۔ جب آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک آٹھ سال ہوئی تو وہ بھی اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔

چچا ابوطالب کی سرپرستی

آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا دنیا سے رخصت ہوتے وقت اپنے بیٹے جناب ابوطالب کو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پرورش کی وصیت کر گئے۔ جناب ابوطالب اگرچہ بڑے کنبے کے مالک تھے تاہم انھوں نے اپنے پیارے بھتیجے کی پرورش کا حق ادا کیا۔ وہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہر وقت اپنے ساتھ رکھتے اور اپنے بچوں سے بڑھ کر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتے۔

بکریاں چرانا

آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دس بارہ سال کی عمر میں بکریاں بھی چرائیں۔ بکریاں چرانا اس زمانے میں معیوب کام نہیں تھا۔ شرفاء کے بچے عموماً یہ کام کرتے تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کی گلہ بانی کا فریضہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سپرد ہونا تھا اس لیے اللہ تعالیٰ عہد طفولیت سے ہی آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کام کے لیے تیار کر رہا تھا تاکہ صبر و حلم کی اعلیٰ صفات درجۂ کمال کو پہنچیں اور بعثت کے بعد آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر قسم کے انسانوں کی رہنمائی کا کام بطریق احسن انجام دے سکیں۔

... اور خدمت خلق

کو ساتھ لیا، حرم میں دیوار کعبہ سے ٹیک لگا کر بٹھا دیا اور دعا مانگنے میں مشغول ہوئے۔ دعا کے درمیان حضور خاتم النبیین ﷺ نے اپنی انگلی مبارک کو آسمان کی طرف اٹھا دیا ایک دم چاروں طرف سے بدلیاں نمودار ہوئیں اور فوراً ہی اس زور سے بارش برسی کہ زمین سیراب ہوگئی، جنگلوں اور میدانوں میں ہر طرف پانی ہی پانی نظر آنے لگا، چٹیل میدانوں کی زمینیں سرسبز و شاداب ہوگئیں اور قحط ختم ہوگیا۔

(الملل والنحل: ج: ۲، ص: ۲۴۹)

سوال 7: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے ایام شباب کے نمایاں اوصاف تحریر کریں۔

جواب: حضور خاتم النبیین ﷺ نے اعلانِ نبوت سے قبل چالیس سالہ زندگی اپنی قوم میں گزاری۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کی زندگی کے شب و روز قوم کے سامنے روزِ روشن اور کھلی کتاب کی طرح عیاں تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کی یہ چالیس سالہ زندگی صداقت، امانت، دیانت اور خدمتِ خلق کی ایک مسلسل کہانی ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے جب اعلانِ نبوت کیا تو اپنی اس چالیس سالہ زندگی کو ہی اپنی سچائی کے ثبوت میں پیش کیا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کے بڑے سے بڑے دشمن کو بھی آپ خاتم النبیین ﷺ کے کردار پر انگلی اٹھانے کی جرأت نہ ہوئی۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کا سب سے بڑا دشمن ابوجہل کہا کرتا تھا: محمد (خاتم النبیین ﷺ)! میں تمہیں جھوٹا نہیں کہتا میں تو صرف یہ کہتا ہوں کہ بتوں کی بددعا نے تمہیں دیوانہ بنا دیا ہے۔

1- راحت رسانی اور قیام امن

پورے عرب کے مظلوموں کی راحت رسانی اور قیام امن کے لیے آپ نے حلف الفضول نامی معاہدے میں بھی شرکت فرمائی۔ اس معاہدے کے شرکا نے یہ طے کیا کہ ملک سے بدامنی کو دور کریں گے، مظلوموں، مسافروں اور غریبوں کی حفاظت اور مدد کریں گے، کسی ظالم یا غاصب کو مکہ میں نہیں رہنے دیں گے۔ اس معاہدے سے آپ خاتم النبیین ﷺ کو اتنی خوشی ہوئی کہ آپ خاتم النبیین ﷺ فرمایا کرتے تھے، اگر اس معاہدے کے بدلے میں کوئی مجھے سرخ اونٹ بھی دیتا تو مجھے اتنی خوشی نہ ہوتی۔ ایک دفعہ ایک عورت نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو اپنی مدد کے لیے پکارا تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے اس کی داد رسی فرمائی۔

2- عفت و حیا

جوانی میں آپ خاتم النبیین ﷺ کی سب سے نمایاں صفت حیا تھی۔ کسی نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو ننگا نہیں دیکھا نہیں سے ہی آپ خاتم النبیین ﷺ شرم و حیا کا پیکر تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے کبھی ایسی گفتگو نہیں فرمائی جس میں فحاشی کا کوئی لفظ بھی ہو اور نہ کوئی ایسا کام کیا جو شرم و حیا سے خالی ہو۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ حیا کے پیکر تھے۔ آپ کے عفت و حیا کے حوالے سے روایت ہے کہ آپ خاتم النبیین ﷺ پردہ دار کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیا والے تھے۔ (صحیح بخاری: 3562)

اس زمانے میں گھروں میں باقاعدہ طہارت خانوں کا رواج نہ تھا۔ قضائے حاجت کے لیے آپ خاتم النبیین ﷺ آبادی سے دور دراز تک نکل جاتے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ خاتم النبیین ﷺ آبادی سے بہت دور چلے جاتے یہاں تک کہ کوئی آپ خاتم النبیین ﷺ کو دیکھ نہیں سکتا تھا۔ (سنن ابی داؤد: 2)

3- محبت و رحمت کا پیکر

قرآن مجید نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو "رحمۃ للعالمین" کہہ کر پکارا ہے۔ بعثت سے پہلے بھی آپ خاتم النبیین ﷺ محبت و رحمت کی تصویر تھے۔ کسی کو غم و تکلیف میں دیکھتے تو فوراً بے چین ہو جاتے اور اس وقت تک قرار نہ آتا جب تک اس کی تکلیف دور نہ ہو جاتی۔

آپ خاتم النبیین ﷺ اپنے وقت کا کافی حصہ بوڑھوں، بیماروں اور معذور لوگوں کی دیکھ بھال میں صرف کرتے۔ ان کے چھوٹے ...

4- بہن بھائیوں سے حسن سلوک

آپ خاتم النبیین ﷺ کے سگے بہن بھائی نہیں تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کی رضاعی بہن حضرت شیما نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو گود میں کھلایا کرتی تھیں اور پنگھوڑے میں لوریاں دیتی تھیں۔ غزوۂ حنین میں حضرت شیما قیدیوں میں شامل تھیں۔ انھوں نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو اپنا تعارف کروایا تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے بڑی عزت افزائی فرمائی، چادر بچھائی، احترام سے بٹھایا اور ارشاد فرمایا: مانگو تمھیں دیا جائے گا، قیدیوں کی سفارش کرو، انھیں تمھاری وجہ سے امان دی جائے گی۔ پھر ان کی سفارش پر آپ خاتم النبیین ﷺ نے تمام قیدیوں کو آزاد کر دیا۔

سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ خاتم النبیین ﷺ کے چچا ہیں۔ سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے رضاعی بھائی بھی تھے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اس دوہرے رشتے کی وجہ سے حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے بہت شفقت اور محبت کے جذبات رکھتے تھے، ہمیشہ حسن سلوک سے پیش آتے تھے۔ غزوۂ احد میں ان کی شہادت پر آپ خاتم النبیین ﷺ بہت غمگین ہوئے اور بعد ازاں کثرت سے ان کی قبر پر جایا کرتے تھے۔

5- دوستوں سے حسن سلوک

اعلانِ نبوت سے پہلے آپ خاتم النبیین ﷺ کے دوستوں میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ضماد بن ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرفہرست ہیں۔ یہ تمام احباب نہایت ہی بلند اخلاق اور باوقار لوگ تھے، آپ خاتم النبیین ﷺ کے اپنے دوستوں سے تجارتی تعلقات بھی تھے۔ حضرت قیس بن سائب مخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تجارت میں آپ خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ شریک رہے، وہ خود بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا معاملہ اپنے تجارتی شریک کے ساتھ ہمیشہ نہایت ہی صاف ستھرا رہتا تھا۔

6- صادق و امین تاجر

جب آپ خاتم النبیین ﷺ سنِ رشد کو پہنچے اور آپ خاتم النبیین ﷺ کی توجہ فکرِ معاش کی طرف ہوئی تو آپ خاتم النبیین ﷺ کو تجارت سے بہتر کوئی پیشہ نظر نہ آیا۔ کامیاب تجارت کا سب سے بڑا اصول نیک نامی اور اعتماد ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ پر لوگوں کے اعتماد کا یہ عالم تھا کہ لوگ مخالفت کے باوجود اپنی امانتیں اور رقوم آپ خاتم النبیین ﷺ کے پاس رکھوایا کرتے تھے۔ ان دنوں لوگوں کا دستور تھا کہ اپنا سرمایہ کسی تجربہ کار اور امین (امانت دار) شخص کے ہاتھ میں دیتے اور تجارت کے منافع میں شرکت کر لیتے تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ بھی اس طریق شراکت سے تجارت کیا کرتے تھے۔ جو لوگ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ شریک تجارت رہے، گواہی دیتے تھے کہ آپ خاتم النبیین ﷺ بڑی دیانت داری اور راست بازی کے ساتھ اس کام کو انجام دیتے تھے۔ کاروبار اور تجارت میں آپ خاتم النبیین ﷺ اپنا معاملہ ہمیشہ صاف رکھتے اور کبھی وعدہ خلافی نہ فرماتے۔ چنانچہ آپ خاتم النبیین ﷺ کی دیانت کی وجہ سے ہی ہر چھوٹا بڑا آپ خاتم النبیین ﷺ کو الامین (شک و شبہ سے بالا دیانت دار) اور الصادق (بے مثال صداقت کا پیکر) کہہ کر پکارتا تھا۔

7- شجاعت و بہادری

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی مبارک زندگی شجاعت و بہادری کا پیکر تھی۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کے اوصافِ جمیلہ کے اولین گواہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔ غزوۂ حنین میں جب اسلامی لشکر دشمنوں کے نرغے میں آگیا تو اس وقت بھی نبی کریم خاتم النبیین ﷺ پریشان

حضرت براابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ حنین کے دن نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم سے زیادہ مضبوط کوئی نہیں دیکھا گیا۔ (جامع ترمذی: 1688)

8- حسنِ معاملہ

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی زندگی حسنِ معاملہ کا پیکر تھی۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے حسنِ معاملہ کا عالم یہ تھا کہ جب قریش مکہ حجرِ اسود کی تنصیب کے موقع پر دست و گریباں ہونے کے قریب تھے، تب آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے حکمتِ عملی سے اتنے بڑے فتنہ و فساد سے تمام اہلِ مکہ کو بچالیا، حجرِ اسود کو ایک چادر میں رکھ کر ہر قبیلے کے معتبر افراد کو چادر پکڑنے کو کہا، جب تمام افراد نے چادر پکڑی تو آپ نے حجرِ اسود کو اٹھا کر اپنی جگہ نصب فرما دیا۔

9- مراسمِ شرک سے اجتناب

اعلانِ نبوت سے پہلے بھی آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم مراسمِ شرک سے مکمل اجتناب کرتے تھے۔ ایک دفعہ قریش نے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے سامنے ایک کھانا لا کر رکھا جو بتوں کے چڑھاوے کا تھا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے اسے کھانے سے انکار کر دیا۔ حج کے دنوں میں قریش نے باہر سے آنے والے لوگوں کے لیے یہ قانون بنا رکھا تھا کہ وہ قریش کا لباس زیبِ تن کریں، اگر کوئی اس کی مخالفت کرتا تو اسے خانہ کعبہ کا طواف برہنہ کرنا پڑتا تھا۔ چنانچہ اس بنا پر برہنہ طواف کا رواج عام ہو گیا تھا لیکن حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے اس بارے میں کبھی بھی اپنے خاندان کا ساتھ نہ دیا بلکہ ہمیشہ اس بری رسم کی مخالفت کی۔

10- معاشرتی برائیوں سے کنارہ کشی

مکے میں آنحضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کو معاشرتی زندگی کی لغویات کا سامنا کرنا پڑا۔ بتوں کی پوجا، میلوں ٹھیلوں کا رواج، شراب اور جوا، غرض کون سی ایسی برائی اور بے حیائی تھی جو اہلِ مکہ میں موجود نہ ہو۔ نسب اور خاندان پر فخر و غرور کا یہ حال تھا کہ بات بات پر تلواریں نکل آتی تھیں۔ یہ جھگڑے پشتوں تک چلتے۔ لڑکیوں کو بدنامی کا باعث سمجھ کر زندہ دفن کر دیا جاتا اور پھر ان برائیوں اور بے حیائی کے کاموں کا ذکر بھری محفلوں میں بڑے فخر سے کیا جاتا۔

حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم ان معاشرتی برائیوں کو دیکھ کر بہت رنجیدہ ہوتے اور دل ہی دل میں کڑھتے رہتے تھے اور سوچتے رہتے کہ لوگوں کو ان برائیوں سے کس طرح بچایا جا سکتا ہے۔ اس طرح کے خیالات ہر وقت آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے ذہن پر چھائے رہتے تھے، یہاں تک کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم خلوت پسندی اور تنہائی کی طرف مائل ہو گئے۔

آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم غارِ حرا میں شب و روز بسر کرنے لگے۔ غارِ حرا مکہ سے کوئی پانچ کلومیٹر دور ہے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم اکثر غور و فکر کے لیے یہاں چلے جاتے، کھانے پینے کا سامان ساتھ لے جاتے۔ وہ ختم ہو جاتا تو گھر تشریف لے آتے اور واپس جا کر پھر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہو جاتے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم غارِ حرا میں ہی تھے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہلی وحی لے کر حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور کائنات کی رہنمائی کا کام آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے سپرد کر دیا۔

مشقی سوالات کے جوابات

سوال 1: درست جواب کا انتخاب کریں:

(ii) دادا جان حضرت عبدالمطلب کے انتقال کے وقت نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وأصحابہ وسلم کی عمر مبارک تھی:

(الف) چھے سال (ب) آٹھ سال (ج) دس سال (د) بارہ سال

(iii) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وأصحابہ وسلم کے بچپن میں عرب میں قحط پڑا تو نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وأصحابہ وسلم نے کیا کیا؟

(الف) امداد کے طور پر غلہ دیا (ب) اللہ تعالیٰ سے ان کے حق میں دعا کی

(ج) دعا کے دوران میں آسمان کی طرف انگلی اٹھائی (د) زم زم کے کنویں پر گئے

(iv) جس معاہدے کو حضور اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وأصحابہ وسلم نے سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب قرار دیا:

(الف) میثاق مدینہ (ب) صلح حدیبیہ (ج) حلف الفضول (د) مواخات مدینہ

(v) حضور اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وأصحابہ وسلم کی رضاعی بہن کا اسم گرامی ہے:

(الف) حضرت شیما رضی اللہ تعالیٰ عنہا (ب) حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(ج) حضرت ثویبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (د) حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا

جوابات: (i) 22 اپریل 571ء (ii) آٹھ سال (iii) دعا کے دوران میں آسمان کی طرف انگلی اٹھائی (iv) حلف الفضول (v) حضرت شیما رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سوال 2: مختصر جواب دیں:

(i) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وأصحابہ وسلم کی پیدائش کب اور کہاں ہوئی؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وأصحابہ وسلم کی ولادت باسعادت 12 ربیع الاول، بروز پیر بمطابق 22 اپریل 571 عیسوی کو مکہ مکرمہ میں ہوئی۔

(ii) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وأصحابہ وسلم کی رضاعی والدہ حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قبیلہ بنو سعد کی ایک نیک خاتون تھیں۔ اہل عرب کے رواج کے مطابق دیہات میں پرورش کے لیے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وأصحابہ وسلم کو اپنے ساتھ لے گئیں۔ چار سال تک آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وأصحابہ وسلم ان کے پاس رہے۔

(iii) حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وأصحابہ وسلم سے کون سا دوہرا رشتہ تھا؟

جواب: سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وأصحابہ وسلم کے چچا تھے۔ سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وأصحابہ وسلم کے رضاعی بھائی بھی تھے۔

(iv) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وأصحابہ وسلم کا بہن بھائیوں کے ساتھ حسنِ سلوک تحریر کریں۔

جواب: آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وأصحابہ وسلم کے سگے بہن بھائی نہیں تھے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وأصحابہ وسلم کی رضاعی بہن حضرت شیما رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وأصحابہ وسلم کو گود میں کھلایا کرتی تھیں اور پنگھوڑے میں لوریاں دیتی تھیں۔ غزوۂ حنین میں حضرت شیما رضی اللہ تعالیٰ عنہا قیدیوں میں شامل تھیں۔ انھوں نے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وأصحابہ وسلم کو اپنا تعارف کروایا تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وأصحابہ وسلم نے بڑی عزت افزائی فرمائی، چادر بچھائی، احترام سے بٹھایا اور ارشاد فرمایا: مانگو تمھیں دیا جائے گا، قیدیوں کی سفارش کرو، انھیں تمہاری وجہ سے امان دی جائے گی۔ پھر ان کی سفارش پر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وأصحابہ وسلم نے تمام قیدیوں کو آزاد کر دیا۔

سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وأصحابہ وسلم کے چچا تھے۔ سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وأصحابہ وسلم کے رضاعی بھائی بھی تھے، نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وأصحابہ وسلم اس دوہرے رشتے کی وجہ سے حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے بہت شفقت اور محبت

سوال 3: تفصیلی جواب دیں:

(i) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی سیرت کی روشنی میں دوسروں کی راحت رسانی اور خدمت خلق پر نوٹ لکھیں۔

جواب: **راحت رسانی اور خدمت خلق:** ایک دفعہ عرب میں سخت قحط پڑ گیا تو سرداران عرب، کعبہ کے متولی حضرت ابوطالب کے پاس آئے، انھوں نے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو ساتھ لیا، حرم میں دیوار کعبہ سے ٹیک لگا کر بٹھا دیا اور دعا مانگنے میں مشغول ہوئے۔ دعا کے درمیان حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اپنی انگلی مبارک کو آسمان کی طرف اٹھا دیا ایک دم چاروں طرف سے بدلیاں نمودار ہوئیں اور فوراً ہی اس زور سے بارش برسی کہ زمین سیراب ہوگئی، جنگلوں اور میدانوں میں ہر طرف پانی ہی پانی نظر آنے لگا، چٹیل میدانوں کی زمینیں سرسبز و شاداب ہوگئیں اور قحط ختم ہوگیا۔ (الملل والنحل: ج: ۲، ص: ۲۴۹)

پورے عرب کے مظلوموں کی راحت رسانی اور قیام امن کے لیے آپ نے ''حلف الفضول'' نامی معاہدے میں بھی شرکت فرمائی۔ اس معاہدے کے شرکا نے یہ طے کیا کہ ملک سے بدامنی کو دور کریں گے، مظلوموں، مسافروں اور غریبوں کی حفاظت اور مدد کریں گے، کسی ظالم یا غاصب کو مکہ میں نہیں رہنے دیں گے۔ اس معاہدے سے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اتنی خوشی ہوئی کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فرمایا کرتے تھے، اگر اس معاہدے کے بدلے میں کوئی مجھے سرخ اونٹ بھی دیتا تو مجھے اتنی خوشی نہ ہوتی۔
ایک دفعہ ایک عورت نے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اپنی مدد کے لیے پکارا تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اس کی دادرسی فرمائی۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ کمرا جماعت میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے بچپن اور جوانی کے واقعات پر گفت گو کریں۔

جواب: عملی کام۔

☆ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کی روشنی میں خدمتِ خلق کی چند مثالیں تحریر کریں۔

جواب: **خدمت خلق کے بارے میں اسوۂ رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم**

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی مبارک زندگی خدمت خلق مثالوں سے بھری پڑی ہے۔ چند مثالیں درج ذیل ہیں:

1- ایک بار حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے دیکھا کہ ایک بڑھیا سر پر بوجھ اٹھائے ہوئے ہے مگر اس سے چلا نہیں جاتا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے آگے بڑھ کر اس کی گٹھڑی اپنے سر پر رکھ کر لی اور منزل مقصود تک اسے چھوڑ آئے۔

2- ایک دفعہ حبشہ سے چند مہمان حاضر ہوئے تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم خود خدمت میں مصروف ہو گئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے خدمت کرنا چاہی تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: ''انہوں نے میرے ساتھیوں کی خدمت کی ہے، یعنی مہاجرین حبشہ کی خدمت۔ میں خود ان کی خدمت کروں گا۔''

3- طائف سے ایک وفد حاضر ہوا، آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے انہیں مسجد نبوی میں ٹھہرایا اور خود ان کی خدمت کی حالانکہ یہ وہی لوگ تھے جنھوں نے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو پتھر مارے تھے۔

4- ایک دفعہ ایک مہمان آیا۔ رات کو گھر میں صرف بکری کا دودھ تھا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے وہ مہمان کو دے دیا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اہل خانہ نے رات فاقہ سے گزاری جب کہ اس سے پہلی شب بھی فاقے سے ہی گزری تھی۔

www.topstudyworld.com Islamiat

6- مدینہ کی لونڈیاں آپ خاتم النبیین ﷺ کے پاس آتیں اور کسی کام کے لیے درخواست کرتیں تو آپ خاتم النبیین ﷺ ان کے ساتھ تشریف لے جاتے اور ان کا کام کرتے۔

برائے اساتذہ کرام

☆ **نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے بچپن اور جوانی میں عزیز و اقارب، قریبی دوستوں بالخصوص حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ پیش آنے والے واقعات پر طلبہ کے ساتھ گفت گو کریں۔**

جواب: حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی سیرت طیبہ پوری انسانیت کے لیے حسن اخلاق و مکارم اخلاق کے عملی پیکر کے طور پر قیامت تک کے لیے تقلید کا اکمل و کامل نمونہ ہے۔ جتنے بھی اعلیٰ اخلاق ہیں خواہ وہ صداقت و امانت ہو، دیانت داری ہو، ایفائے عہد ہو، شجاعت و بہادری ہو، حلم و بردباری ہو، عدل و انصاف ہو، عفو و درگزر ہو سب آپ خاتم النبیین ﷺ کی ذات اقدس میں مجتمع فرما دیے گئے ہیں۔

سفر شام

آپ خاتم النبیین ﷺ کی عمر مبارک تقریباً بارہ (12) سال ہوئی تو اس وقت آپ خاتم النبیین ﷺ نے جناب ابوطالب کے ساتھ شام کا سفر کیا جو تجارت کی غرض سے وہاں جا رہے تھے۔ اس سفر میں بصریٰ میں بحیرا مسیحی راہب کے پاس آپ خاتم النبیین ﷺ کا قیام ہوا۔ اس نے تورات و انجیل میں بیان کردہ نشانیوں سے آپ خاتم النبیین ﷺ کو پہچان لیا اور انتہائی عقیدت و احترام سے آپ خاتم النبیین ﷺ اور قبیلے والوں کی دعوت کی اور کہا: ''آپ خاتم النبیین ﷺ سارے جہان کے سردار ہیں، آپ خاتم النبیین ﷺ سارے جہان کے رب کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو سارے جہانوں کے لیے رحمت بنایا ہے، اس سے پوچھا گیا کہ تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا؟ تو اس نے جواب دیا: جب آپ لوگ اس ٹیلے سے اترے تو کوئی درخت اور پتھر ایسا نہ تھا جو سجدے میں نہ گرا ہو اور یہ دونوں صرف نبی ہی کو سجدہ کرتے ہیں اور میں نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو مہر نبوت سے پہچانا ہے، جب آپ خاتم النبیین ﷺ کو کھانا کے لیے بلایا گیا اور آپ خاتم النبیین ﷺ آئے تو ایک بدلی آپ خاتم النبیین ﷺ پر سایہ کیے ہوئے تھی، پھر آپ خاتم النبیین ﷺ بیٹھ گئے تو درخت کا سایہ آپ خاتم النبیین ﷺ پر جھک گیا، اس پر راہب بول اٹھا: دیکھو! درخت کا سایہ آپ خاتم النبیین ﷺ پر جھک گیا ہے، پھر راہب نے قسم دے کر کہا کہ: آپ خاتم النبیین ﷺ کو روم نہ لے جانا، اس لیے کہ روم کے لوگ آپ خاتم النبیین ﷺ کو دیکھتے ہی آپ خاتم النبیین ﷺ کے اوصاف سے آپ خاتم النبیین ﷺ کو پہچان لیں گے اور آپ خاتم النبیین ﷺ کو قتل کر ڈالیں گے۔ چنانچہ حضرت ابوطالب نے اپنا مال تجارت وہیں فروخت کیا اور بہت جلد آپ خاتم النبیین ﷺ کو ساتھ لے کر مکہ واپس آ گئے۔ راہب نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو کچھ توشہ بھی دیا۔'' (جامع الترمذی: 3620)

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایثار

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ خاتم النبیین ﷺ کے قریبی دوستوں اور جاں نثاروں میں سے ہیں۔ غزوۂ تبوک کے موقع پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا نصف مال راہِ خدا میں پیش کیا۔

آپ خاتم النبیین ﷺ نے دریافت کیا کہ: اے عمر! آج تم نے اللہ کی راہ میں کتنا مال دیا ہے؟ عرض کی: یا رسول

www.topstudyworld.com

آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا ہے۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پکار اٹھے کہ ہم امور خیر میں ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کبھی سبقت نہیں لے جا سکتے۔

غزوہ بدر اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

غزوہ بدر کے موقع پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلامی لشکر کی طرف سے جب کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے عبدالرحمان بن ابوبکر جو ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے کفار مکہ کی طرف سے جنگ میں شامل تھے۔ حضرت عبدالرحمن نے صلح حدیبیہ کے موقع پر اسلام قبول کیا۔ ایک دن دونوں باپ بیٹے بیٹھے تھے تو حضرت عبدالرحمن کہنے لگے: غزوہ بدر میں آپ میری تلوار کی زد میں آئے تھے، لیکن میں نے محبت پدری کے ہاتھوں مجبور ہو کر آپ کو چھوڑ دیا، اس کے جواب میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر اس دن تم میری تلوار کی زد میں آجاتے تو رب کی قسم میں تجھے کبھی نہ چھوڑتا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور محبت رسول

فاتح خیبر، شیر خدا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم بچوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والوں میں سے ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے۔ خیبر کے قریب مقام صہبا میں آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز عصر پڑھ کر حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی گود میں اپنا سر اقدس رکھ کر سو گئے یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم ہوا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی نماز عصر قضا ہوگئی ہے تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا فرمائی کہ: اے اللہ! یقیناً علی تیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں مصروف تھے، لہٰذا تو سورج کو واپس پلٹا دے تاکہ علی نماز عصر ادا کرلیں چنانچہ ڈوبا ہوا سورج واپس لوٹ آیا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے نماز عصر ادا کی۔ (المعجم الکبیر: 2390)

معروضی سوالات

کثیر الانتخابی سوالات

1- **حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی:**

(A) 6 ربیع الاوّل (B) 7 ربیع الاوّل (C) 11 ربیع الاوّل (D) 12 ربیع الاوّل

2- **عیسوی سن کے اعتبار سے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت ہوئی:**

(A) 12 اپریل 571ء (B) 18 اپریل 571ء (C) 22 اپریل 571ء (D) 24 اپریل 571ء

3- **نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد حضرت عبداللہ کا انتقال آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش سے جتنے ماہ قبل ہوا:**

(A) تقریباً ایک ماہ قبل (B) تقریباً دو ماہ قبل (C) تقریباً تین ماہ قبل (D) تقریباً چار ماہ قبل

4- **حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے انتقال کے وقت نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر تھی:**

(A) چار سال (B) چھے سال (C) سات سال (D) آٹھ سال

5- **نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ کی وفات کے بعد آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پرورش کی ذمہ داری لی:**

(A) ابوطالب نے (B) حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (C) عبدالمطلب نے (D) ابولہب نے

-7 دادا کی وفات کے بعد نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی پرورش کی:

(A) خالہ نے (B) پھوپھی نے (C) ماموں نے (D) چچا نے

-8 نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی پرورش کرنے والے چچا کا نام ہے:

(A) ابوطالب (B) حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (C) ابولہب (D) ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

-9 نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو پرورش کے لیے بھیجا گیا:

(A) شہر میں (B) دیہات میں (C) ساحلی علاقے میں (D) ریگستانی علاقے میں

-10 نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو پرورش کی غرض سے لے گئیں۔

(A) حضرت شیما رضی اللہ تعالیٰ عنہا (B) حضرت ثویبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (C) حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (D) حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

-11 نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں رہے:

(A) ایک سال (B) دو سال (C) تین سال (D) چار سال

-12 حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کام کیا:

(A) بکریاں چرانے کا (B) اونٹ چرانے کا (C) گائے چرانے کا (D) گھوڑے چرانے کا

-13 نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ایام طفولیت میں گہوارے کے اندر کھیلا کرتے تھے:

(A) جھولے سے (B) چاند سے (C) ستاروں سے (D) سورج سے

-14 ایام طفولیت میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے مطابق آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو رونے نہیں دیتا تھا:

(A) چاند (B) ماں (C) فرشتہ (D) بہن بھائی

-15 نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی زبان مبارک سے سب سے پہلا کلام مبنی تھا:

(A) ماں کی تعریف (B) باپ کی یاد (C) اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا (D) کلمہ توحید

-16 حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر سے مکہ مکرمہ واپسی کے بعد نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خاطر داری کرتی تھیں:

(A) حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (B) حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا (C) حضرت شیما رضی اللہ تعالیٰ عنہا (D) حضرت ثویبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

-17 کعبہ کے متولی تھے:

(A) حضرت ابوطالب (B) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (C) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (D) حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ

-18 ایک دفعہ عرب میں قحط پڑا تو عرب کے سردار آئے:

(A) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس (B) حضرت ابوطالب کے پاس

(C) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس (D) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس

-19 حضرت ابوطالب نے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو بٹھا دیا:

(A) حرم کے صحن میں (B) حرم کے دروازے میں (C) حطیم میں (D) دیوار کعبہ سے ٹیک لگا کر

-20 چاروں طرف سے بادل کس طرح آئے؟

(A) حضرت ابوطالب کی دعا سے (B) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی دعا سے

-21 عرب کے مظلوموں کی مدد اور قیامِ امن کے لیے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے شرکت فرمائی:

(A) حلف الفضول نامی معاہدے میں (B) میثاقِ مدینہ کے معاہدے میں
(C) صلح حدیبیہ کے معاہدے میں (D) عرب سرداروں کے اجلاس میں

-22 حلف الفضول نامی معاہدے میں طے پایا:

(A) باہمی تجارت کو فروغ دینا (B) عرب کی معاشی ترقی کے لیے اقدامات کرنا
(C) دشمنوں کا مل کر مقابلہ کرنا (D) مظلوموں، مسافروں کی حفاظت اور مدد کرنا

-23 حلف الفضول نامی معاہدے کے بارے میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: اگر اس معاہدے کے بدلے میں کوئی مجھے .... بھی دیتا تو مجھے اتنی خوشی نہ ہوتی۔

(A) عربی گھوڑے (B) سرخ اونٹ (C) سونا چاندی (D) بکریوں کے ریوڑ

-24 ایک دفعہ مدد کے لیے پکارنے پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے دادرسی فرمائی:

(A) ایک عورت کی (B) ایک غلام کی (C) ایک مسافر کی (D) ایک معذور کی

-25 نبی کریم خاتم النبیین ﷺ زیادہ حیا والے تھے:

(A) بوڑھی عورت سے بھی زیادہ (B) پردہ دار کنواری لڑکی سے بھی زیادہ
(C) نیک عورت سے بھی زیادہ (D) عرب کی لڑکیوں سے بھی زیادہ

-26 نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے زمانے میں باقاعدہ رواج نہیں تھا:

(A) گھروں میں طہارت خانوں کا (B) گھروں میں باورچی خانوں کا
(C) گھروں میں مہمان خانوں کا (D) گھروں کی چار دیواری کا

-27 نبی کریم خاتم النبیین ﷺ آبادی سے دور نکل جاتے تھے:

(A) غسل کرنے کے لیے (B) قضائے حاجت کے لیے (C) سیر کرنے کے لیے (D) کھانے پینے کے لیے

-28 نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے نہیں تھے:

(A) سگے چچا (B) سگے پھوپھا (C) سگے نواسے (D) سگے بہن بھائی

-29 نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی رضاعی بہن تھیں:

(A) حضرت ثویبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (B) حضرت شیما رضی اللہ تعالیٰ عنہا (C) حضرت عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (D) حضرت اُمِ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا

-30 غزوۂ حنین کے قیدیوں میں شامل تھیں:

(A) حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (B) حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا
(C) حضرت شیما رضی اللہ تعالیٰ عنہا (D) حضرت ثویبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

-31 نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے غزوۂ حنین کے تمام قیدیوں کو آزاد کر دیا:

-32 حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے:

(A) چچا (B) بھائی (C) دوست (D) ماموں

-33 نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رضاعی بھائی تھے:

(A) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (B) حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(C) حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ (D) حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

-34 حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے:

(A) غزوۂ بدر میں (B) غزوۂ احد میں (C) غزوۂ احزاب میں (D) غزوۂ حنین میں

-35 نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کثرت سے قبر پر جایا کرتے تھے:

(A) حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی (B) حضرت عبداللہ کی

(C) حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی (D) حضرت ابوطالب کی

-36 اعلانِ نبوت سے پہلے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوستوں میں سرفہرست تھے:

(A) حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ (B) حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(C) حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ (D) حضرت یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

-37 نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تجارت میں شریک رہے:

(A) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (B) حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(C) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (D) حضرت قیس بن سائب مخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

-38 نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنے تجارتی شرکاء کے ساتھ معاملہ رہتا تھا:

(A) کشیدہ (B) صاف ستھرا (C) الجھا ہوا (D) مشکوک

-39 اسلامی لشکر دشمنوں کے نرغے میں آ گیا:

(A) غزوۂ حنین میں (B) غزوۂ بدر میں (C) غزوۂ خندق میں (D) فتح مکہ میں

-40 ''میں نبی برحق ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں۔ میں عبدالمطلب جیسے سردار کا بیٹا ہوں'' یہ الفاظ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائے:

(A) غزوۂ بدر میں (B) غزوۂ احد میں (C) غزوۂ خندق میں (D) غزوۂ حنین میں

-41 حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مطابق غزوۂ حنین کے دن سب سے زیادہ مضبوط تھے:

(A) حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ (B) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(C) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (D) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

-42 قریش آپس میں دست و گریباں ہونے کے قریب تھے:

-43 نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حجر اسود کو رکھا:

(A) ایک بڑے برتن میں (B) ایک کمرے میں (C) ایک چادر میں (D) خانہ کعبہ کی چھت پر

-44 نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے چادر پکڑنے کو کہا:

(A) ہر قبیلے کے معتبر افراد کو (B) بنو ہاشم کو (C) قریش کے سردار کو (D) بنو امیہ کو

-45 حجر اسود کو اٹھا کر اپنی جگہ پر نصب کیا:

(A) حضرت ابو طالب نے (B) حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

(C) حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (D) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے

جوابات:

(D) -1	(C) -2	(B) -3	(B) -4	(C) -5	(B) -6	(D) -7	(A) -8	(B) -9	(C) -10
(D) -11	(A) -12	(B) -13	(A) -14	(C) -15	(B) -16	(A) -17	(B) -18	(D) -19	(C) -20
(A) -21	(D) -22	(B) -23	(A) -24	(B) -25	(A) -26	(B) -27	(D) -28	(B) -29	(C) -30
(C) -31	(A) -32	(D) -33	(B) -34	(C) -35	(A) -36	(B) -37	(B) -38	(A) -39	(D) -40
(C) -41	(A) -42	(C) -43	(A) -44	(D) -45					

مختصر جوابی سوالات

-1 **حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی تاریخ پیدائش لکھیں۔**

جواب: حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ولادت باسعادت 12 ربیع الاول، بروز پیر بمطابق 22 اپریل 571 عیسوی کو مکہ مکرمہ میں ہوئی۔

-2 **حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے والدین کا کب انتقال ہوا؟**

جواب: آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے والد ماجد حضرت عبداللہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی پیدائش سے تقریباً دو ماہ پہلے انتقال فرما چکے تھے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت سیدہ آمنہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی پیدائش کے چھے سال بعد وصال فرما گئیں۔

-3 **حضرت ابو طالب کو نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی پرورش کا شرف کیسے ملا؟**

جواب: جب آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی عمر مبارک آٹھ سال ہوئی تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے دادا حضرت عبدالمطلب بھی اس دنیا سے رخصت ہو گئے، دادا کی وفات کے بعد شفیق چچا حضرت ابو طالب نے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی پرورش کی۔

-4 **نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو پرورش کے لیے حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں کیوں بھیجا گیا؟**

جواب: اہل عرب کے رواج کے مطابق دیہات میں پرورش کے لیے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو قبیلہ بنو سعد کی ایک نیک خاتون حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے ساتھ لے گئیں۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم چار سال تک حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس رہے۔

-5

بھائی دن بھر نظر نہیں آتے، یہ صبح کو اٹھ کر روزانہ کہاں چلے جاتے ہیں؟ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ یہ لوگ بکریاں چرانے جاتے ہیں۔

6- حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کیا اجازت مانگی؟

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: اماں جان! آپ مجھے بھی میرے بہن بھائیوں کے ساتھ جانے کی اجازت دے دیجیے۔

7- نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کس طرح حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بکریاں چرانا شروع کیں؟

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ کے اصرار پر آپ خاتم النبیین ﷺ کو حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے بچوں کے ساتھ چراگاہ جانے کی اجازت دے دی اور آپ خاتم النبیین ﷺ روزانہ جہاں حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بکریاں چرتی تھیں، تشریف لے جاتے رہے اور بکریاں چراگاہوں میں لے کر ان کی دیکھ بھال کرتے رہے۔

8- حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی کس نشانی نے مسلمان ہونے کی ترغیب دی؟

جواب: حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ خاتم النبیین ﷺ! آپ خاتم النبیین ﷺ کی نبوت پر دلالت کرنے والی ایک خاص نشانی نے مجھے آپ خاتم النبیین ﷺ کے دین میں داخل ہونے کی ترغیب دی۔ میں نے دیکھا کہ آپ ایامِ طفولیت میں گہوارے کے اندر چاند کے ساتھ کھیلا کرتے تھے اور انگلی مبارک کے ساتھ جس طرف اشارہ فرمایا کرتے تھے، چاند اُسی طرف جھک جاتا تھا۔

9- گہوارے میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی انگلی سے چاند کے جھکنے کے بارے میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کیا فرمایا؟

جواب: آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: میں اس کے ساتھ باتیں کرتا تھا اور وہ میرے ساتھ باتیں کرتا تھا اور مجھے رونے نہیں دیتا تھا۔

10- نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی زبان مبارک سے سب سے اوّل کلام کون سا تھا؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی زبانِ مبارک سے ادا ہونے والا سب سے اول کلام اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا پر مبنی تھا۔

11- حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر سے واپس مکہ آنے پر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت کون کرتی تھیں؟

جواب: جب حضور اقدس خاتم النبیین ﷺ حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر سے مکہ مکرمہ واپس پہنچ گئے اور اپنی والدہ محترمہ کے پاس رہنے لگے تو حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ خاتم النبیین ﷺ خاطر داری اور خدمت گزاری میں دن رات جی جان سے مصروف رہنے لگیں۔

12- قحط کے موقع پر عرب سرداروں نے کیا کیا؟

جواب: ایک دفعہ عرب میں سخت قحط پڑ گیا تو سردارانِ عرب، کعبہ کے متولی حضرت ابوطالب کے پاس آئے۔

13- قحط کے موقع پر حضرت ابوطالب نے کیا کیا؟

جواب: حضرت ابوطالب نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو ساتھ لیا، حرم میں دیوار کعبہ سے ٹیک لگا کر بٹھا دیا اور دعا مانگنے میں مشغول ہوئے۔

14- عرب کا قحط کس طرح ختم ہوا؟

جواب: دعا کے درمیان حضور خاتم النبیین ﷺ نے اپنی انگلی مبارک کو آسمان کی طرف اٹھا دیا ایک دم چاروں طرف سے بدلیاں

15- **مظلوموں کی راحت رسانی کے لیے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کون سے معاہدے میں شرکت کی؟**

جواب: عرب کے مظلوموں کی راحت رسانی اور قیام امن کے لیے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حلف الفضول نامی معاہدے میں بھی شرکت فرمائی۔

16- **حلف الفضول میں کیا طے پایا؟**

جواب: اس معاہدے کے شرکا نے یہ طے کیا کہ ملک سے بدامنی کو دور کریں گے، مظلوموں، مسافروں اور غریبوں کی حفاظت اور مدد کریں گے، کسی ظالم یا غاصب کو مکہ میں نہیں رہنے دیں گے۔

17- **حلف الفضول جیسے معاہدے سے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو کتنی خوشی ہوئی؟**

جواب: اس معاہدے سے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اتنی خوشی ہوئی کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فرمایا کرتے تھے، اگر اس معاہدے کے بدلے میں کوئی مجھے سرخ اونٹ بھی دیتا تو مجھے اتنی خوشی نہ ہوتی۔

18- **ایک عورت کا مدد کے لیے پکارنے پر نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا ردعمل کیا تھا؟**

جواب: ایک دفعہ ایک عورت نے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اپنی مدد کے لیے پکارا تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اس کی دادرسی فرمائی۔

19- **نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی حیا کے بارے دو جملے لکھیں۔**

جواب: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حیا کے پیکر تھے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے عفت و حیا کے حوالے سے روایت ہے کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پردہ دار کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیا والے تھے۔

20- **نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم قضائے حاجت کے لیے آبادی سے دور کیوں جاتے تھے؟**

جواب: اس زمانے میں گھروں میں باقاعدہ طہارت خانوں کا رواج نہ تھا اس لیے قضائے حاجت کے لیے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم آبادی سے دور دراز تک نکل جاتے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم آبادی سے بہت دور چلے جاتے، یہاں تک کہ کوئی آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو دیکھ نہیں سکتا تھا۔

21- **نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی رضاعی بہن حضرت شیما رضی اللہ عنہا کی نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے محبت بیان کریں۔**

جواب: آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی رضاعی بہن حضرت شیما رضی اللہ عنہا نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو گود میں کھلایا کرتی تھیں اور پنگھوڑے میں لوریاں دیتی تھیں۔

22- **حضرت شیما رضی اللہ عنہا نے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اپنا تعارف کرایا تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کیا کیا؟**

جواب: حضرت شیما رضی اللہ عنہا نے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اپنا تعارف کروایا تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے بڑی عزت افزائی فرمائی، چادر بچھائی، احترام سے بٹھایا اور ارشاد فرمایا: مانگو تمھیں دیا جائے گا، قیدیوں کی سفارش کرو، انھیں تمھاری وجہ سے امان دی جائے گی۔

23- [illegible]

-24 **حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا کون سا دوہرا رشتہ تھا؟**

جواب: سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے چچا تھے۔ سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے رضاعی بھائی بھی تھے۔

-25 **حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے جذبات کیسے تھے؟**

جواب: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم دوہرے رشتے کی وجہ سے حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے بہت شفقت اور محبت کے جذبات رکھتے تھے، ہمیشہ حُسنِ سلوک سے پیش آتے تھے۔

-26 **حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کیا کرتے تھے؟**

جواب: غزوۂ احد میں حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت پر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بہت غمگین ہوئے اور بعد ازاں کثرت سے ان کی قبر پر جایا کرتے تھے۔

-27 **اعلانِ نبوت سے پہلے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے سرفہرست دوست کون کون تھے؟**

جواب: اعلانِ نبوت سے پہلے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے دوستوں میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ضماد بن ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرفہرست ہیں۔

-28 **نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے دوست کیسے تھے؟**

جواب: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے تمام دوست نہایت ہی بلند اخلاق اور باوقار لوگ تھے۔

-29 **حضرت قیس بن سائب مخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مطابق نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا تجارتی معاملہ کیسا تھا؟**

جواب: حضرت قیس بن سائب مخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا معاملہ اپنے تجارتی شرکا کے ساتھ ہمیشہ نہایت ہی صاف ستھرا رہتا تھا۔

-30 **نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی شجاعت و بہادری کی مثال دیں۔**

جواب: غزوۂ حنین میں جب اسلامی لشکر دشمنوں کے نرغے میں آ گیا تو اس وقت بھی نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پریشان نہیں ہوئے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر گھبراہٹ کے بالکل آثار نہ تھے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پوری استقامت کے ساتھ دشمن کے مقابلے میں کھڑے یہ فرما رہے تھے: "میں نبی برحق ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں۔ میں عبدالمطلب جیسے سردار کا بیٹا ہوں۔"

-31 **حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی شجاعت کے بارے میں کیا بیان کرتے ہیں؟**

جواب: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ حنین کے دن نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے زیادہ مضبوط کوئی نہیں دیکھا گیا۔

-32 **قریش کب دست و گریبان ہونے کے قریب تھے؟**

جواب: قریشِ مکہ، حجرِ اسود کی تنصیب کے موقع پر دست و گریباں ہونے کے قریب تھے کہ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اس معاملے کو نہایت خوش اسلوبی سے حل کر دیا۔

-33 **نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حجرِ اسود کی تنصیب کا معاملہ کس طرح حل کیا؟**

جواب: حجرِ اسود کو ایک چادر میں رکھ کر ہر قبیلے کے معتبر افراد کو چادر پکڑنے کو کہا، جب تمام افراد نے چادر پکڑی تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حجرِ اسود کو اٹھا کر اپنی جگہ نصب فرما دیا۔

اُسوۂ رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم اور ہماری عملی زندگی

2- حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کا ذوقِ عبادت

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ☆ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے ذوقِ عبادت سے آگاہ ہو سکیں گے۔
- ☆ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی عبادت کے واقعات و معمولات سے واقف ہو سکیں۔
- ☆ عبادت میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے خشوع و خضوع کے بارے میں جان سکیں۔
- ☆ عبادت میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے اعتدال و میانہ روی کے واقعات کا جائزہ لے سکیں۔
- ☆ عبادت میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے ذوق و شوق، خشوع و خضوع کی پیروی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا قُرب حاصل کر سکیں۔
- ☆ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے اعتدال و میانہ روی کے واقعات کی روشنی میں عملی زندگی میں اعتدال کی صفت پیدا کر سکیں۔

سوال 8: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے ذوقِ عبادت اور خشوع و خضوع پر روشنی ڈالیں۔

جواب: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے ذوقِ عبادت اور خشوع و خضوع

غارِ حرا میں خلوت نشینی

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم اعلانِ نبوت سے پہلے بھی اللہ تعالیٰ کی بے حد عبادت فرماتے تھے۔ عبادت میں یکسوئی حاصل کرنے کے لیے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم غارِ حرا میں بھی تشریف لے جایا کرتے تھے۔ اسی غار میں عبادت کے دوران میں حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم پر پہلی وحی نازل ہوئی۔ نفلی عبادت کا اہتمام آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی مبارک زندگی کا ایک ایک لمحہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزرتا تھا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہتے تھے۔ فرض نمازوں کے ساتھ نوافل کا بھی اہتمام کرتے تھے۔ قرآن مجید کی تلاوت سے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو خاص شغف تھا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم فرض روزوں کے ساتھ ساتھ نفلی روزے بھی رکھتے تھے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم گھر میں، مسجد میں، خلوت میں، سفر میں، حضر میں، امن میں اور جنگ میں غرض ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے۔

قیام اللیل

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم رات کو اتنی دیر کھڑے ہو کر عبادت کرتے کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے پاؤں مبارک میں ورم آ جاتا۔ ایک مرتبہ میں نے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم سے عرض کیا کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم اتنی تکلیف برداشت کرتے ہیں، حالاں کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم گناہوں سے پاک ہیں۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا: ''تو کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں'' (جامع ترمذی: 412)

ترجمہ: اے کپڑے میں لپٹنے والے! کھڑا رہ رات کو مگر تھوڑا، آدھی رات یا اس میں سے کچھ کم کرو۔

نماز سے محبت

نماز تمام عبادات میں سے افضل و اشرف عبادت ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو نماز سے اس قدر محبت تھی کہ آپ خاتم النبیین ﷺ نے نماز کو اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو جو خوشی، مسرت اور ذوق نماز میں حاصل ہوتا تھا وہ کسی اور عبادت میں حاصل نہ ہوتا تھا۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی رات کی عبادت کے بارے میں فرمایا:

"رسول اکرم خاتم النبیین ﷺ رات کے ابتدائی حصہ میں سو جاتے تھے۔ پھر اٹھ کر قیام کرتے اور سحری کرتے اور سحری کے قریب وتر پڑھتے، پھر اپنے بستر پر تشریف لاتے۔ پھر جب اذان (فجر) سنتے تو تیزی سے اٹھ پڑتے۔" (صحیح بخاری:1|146)

رمضان المبارک میں خصوصی اہتمام

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب رمضان المبارک کا آخری عشرہ آتا تو حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ عبادت کے لیے خود بھی کمربستہ ہو جاتے اور اپنے گھر والوں کو بھی عبادت کے لیے جگاتے تھے۔

حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ کی تعلیمات نے سرزمین عرب میں روحانی انقلاب برپا کر دیا۔ وہ خطۂ زمین جہاں بتوں کی پرستش ہوا کرتی تھی اور اللہ تعالیٰ کی یاد تک دلوں سے محو ہو گئی تھی، ان کے خیالات کا رُخ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف ہو گیا۔ ہمیں چاہیے کہ ہم نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے ذوق عبادت اور خشوع و خضوع سے راہ نمائی حاصل کرتے ہوئے اپنے دلوں کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے منور کریں اور اپنی راتوں کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے آباد کریں۔

سوال 9: اسلام نے عبادات میں میانہ روی اور اعتدال کے بارے میں کیا احکامات دیے ہیں؟

جواب: میانہ روی اور اعتدال

دین اسلام عبادات میں میانہ روی اور اعتدال کا حکم دیتا ہے۔ عبادت میں میانہ روی سے یہ مراد ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی کرے، اس کے بندوں کے حقوق بھی ادا کرے اور ساتھ ساتھ ہی اپنی صحت اور ضرورتوں کا بھی خیال رکھے۔ انسان اپنی زندگی کا ہر لمحہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خاتم النبیین ﷺ کے احکام کے مطابق گزارتا ہے تو وہ لمحہ بھی عبادت شمار ہوگا۔

اسلامی عبادات میں افراط و تفریط کا شائبہ تک نہیں ہے۔ ان میں اعتدال و میانہ روی کی جھلک نظر آتی ہے۔ اسلامی عبادات میں نہ تو بدھ مت اور عیسائیت کی طرح نفس کشی، ترکِ دُنیا اور سخت قسم کی ریاضتیں ہیں اور نہ مشرکانہ طرز پر عبادت میں لہو ولعب کی اجازت ہے۔ اسلام سے پہلے لوگوں نے ایسے طریقے ایجاد کیے تھے جو منشائے الٰہی کے خلاف تھے۔ مثلاً بعض عبادت گزاروں نے آسمان کی طرف ہاتھ پھیلا دیے اور اپنے آپ پر اتنا جبر کیا کہ بازو کھڑے کھڑے سُوکھ گئے اور ان پر پرندوں نے گھونسلے بنا لیے۔ بعض نے رکوع اور سجدے اتنے طویل کیے کہ اسی حالت میں اکڑ گئے۔ کچھ نے روزے ایسے رکھے کہ جسم سُوکھ کر کانٹا ہو گیا۔ اس کی بڑی واضح مثال مہاتما بدھ ہیں جنھوں نے نروان حاصل کرنے کے لیے عبادت کی ایسی مثال پیش کی جس کی پیروی عام آدمی کے بس کی بات نہیں۔ یہی صورت حال راہبوں میں بھی نظر آتی ہے۔

روزے رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں یہ صحیح ہے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: ایسا نہ کرو، عبادت بھی کرو اور آرام بھی، روزے بھی رکھو اور کھاؤ پیو بھی کیوں کہ تمھارے جسم کا بھی تم پر حق ہے، آنکھوں کا تم پر حق ہے، تم سے ملاقات کے لیے آنے والوں کا بھی تم پر حق ہے۔ بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ (صحیح بخاری 6134)

مشقی سوالات کے جوابات

سوال 1: درست جواب کا انتخاب کریں:

(i) **رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے عبادت میں میانہ روی کا حکم دیا:**

(الف) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (ب) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

(ج) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (د) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

(ii) **جب نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاؤں مبارک میں عبادت کے دوران میں ورم آ گیا تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:**

(الف) کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں (ب) کیا میں اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ کروں

(ج) کیا میں اللہ تعالیٰ کو یاد نہ کروں (د) کیا میں عبادت کا حق ادا نہ کروں

(iii) **نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے نماز کو قرار دیا:**

(الف) آنکھوں کی ٹھنڈک (ب) آنکھوں کی روشنی (ج) آنکھوں کی چمک (د) دل کی روشنی

(iv) **نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم غارِ حرا تشریف لے جاتے تھے:**

(الف) فرشتے سے ملاقات کے لیے (ب) تبلیغ کے لیے

(ج) فضیلت کے لیے (د) یکسوئی کے لیے

(v) **حدیث مبارک کے مطابق نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم رات کے کس حصے میں سوتے تھے؟**

(الف) ابتدائی حصے میں (ب) آدھی رات کو (ج) آخری حصے میں (د) فجر کے بعد

جوابات: (i) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (ii) کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں (iii) آنکھوں کی ٹھنڈک

(iv) یکسوئی کے لیے (v) ابتدائی حصے میں

سوال 2: مختصر جواب دیں:

(i) **اعلانِ نبوت سے پہلے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی عبادت گزاری کا کیا عالم تھا؟**

جواب: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اعلانِ نبوت سے پہلے بھی اللہ تعالیٰ کی بے حد عبادت فرماتے تھے۔ عبادت میں یکسوئی حاصل کرنے کے لیے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم غارِ حرا میں بھی تشریف لے جایا کرتے تھے۔

(ii) **نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم عبادت کا کس قدر اہتمام فرماتے تھے؟ ایک مثال دیں۔**

جواب: نماز اور کثرتِ عبادت کی وجہ سے رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاؤں مبارک میں ورم آ جاتا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم [illegible] حالاں کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

(iii) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی رات کی عبادت کا کیا معمول بیان فرمایا ہے؟

جواب: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی رات کی عبادت کے بارے میں فرمایا:
''رسول اکرم خاتم النبیین ﷺ رات کے ابتدائی حصہ میں سو جاتے تھے۔ پھر اٹھ کر قیام کرتے اور سحری کرتے اور سحری کے قریب وتر پڑھتے، پھر اپنے بستر پر تشریف لاتے۔ پھر جب اذان (فجر) سنتے تو تیزی سے اٹھ پڑتے۔''
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب رمضان المبارک کا آخری عشرہ آتا تو حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ عبادت کے لیے خود بھی کمر بستہ ہو جاتے اور اپنے گھر والوں کو بھی عبادت کے لیے جگاتے تھے۔

(iv) عبادات میں اعتدال اور میانہ روی سے کیا مراد ہے؟

جواب: عبادات میں اعتدال اور میانہ روی سے مراد ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی کرے، اس کے بندوں کے حقوق بھی ادا کرے اور ساتھ ساتھ ہی اپنی صحت اور ضرورتوں کا بھی خیال رکھے۔ انسان اگر زندگی کا ہر لمحہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خاتم النبیین ﷺ کے احکام کے مطابق گزارتا ہے تو وہ لمحہ بھی عبادت شمار ہوگا۔

(v) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے عبادت میں میانہ روی کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو کیا نصیحت کی؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا یہ خبر صحیح ہے کہ تم رات بھر عبادت کرتے ہو اور دن میں روزے رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں یہ صحیح ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: ایسا نہ کرو، عبادت بھی کرو اور آرام بھی، روزے بھی رکھو اور کھاؤ پیو بھی کیوں کہ تمھارے جسم کا بھی تم پر حق ہے، آنکھوں کا تم پر حق ہے، تم سے ملاقات کے لیے آنے والوں کا بھی تم پر حق ہے۔ بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔

سوال 3: تفصیلی جواب دیں:

(i) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی عبادت میں ذوق و شوق اور خشوع و خضوع پر روشنی ڈالیں۔

جواب: دیکھیں سوال نمبر 8

(ii) دین اسلام نے عبادات میں میانہ روی اور اعتدال کے بارے میں کیا احکام دیے ہیں؟

جواب: دیکھیں سوال نمبر 9

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی عبادت میں ذوق و شوق اور خشوع و خضوع کے حوالے سے گفت گو کریں۔

جواب: عملی کام۔

☆ عبادت کے سلسلے میں شب و روز کے معمولات نبوی خاتم النبیین ﷺ کے بارے میں کمرا جماعت میں مذاکرہ کریں۔

جواب: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آپ خاتم النبیین ﷺ نے اپنے گھر کے معمولات کو تین حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا، ایک حصہ اپنے ذاتی کاموں کے لیے، دوسرا حصہ گھر والوں کے لیے اور تیسرا حصہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے ہوتا تھا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ اپنے ذاتی کاموں کے لیے مخصوص وقت میں ان خواص کے ساتھ ملاقات بھی کرتے تھے جو

آپ خاتم النبیین ﷺ راتوں کو قیام کرتے تھے، آپ خاتم النبیین ﷺ عموماً دن کو روزہ رکھا کرتے تھے، آپ خاتم النبیین ﷺ تلاوت قرآن مجید کا خاص اہتمام فرماتے تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ فرض نمازوں کے علاوہ نفل نمازوں بالخصوص نماز تہجد کا اہتمام فرماتے تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ صدقہ و خیرات کرتے، آپ خاتم النبیین ﷺ مریضوں کی عیادت فرماتے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہم کی تعلیم و تربیت اور دعوت و تبلیغ میں بھی مشغول رہتے تھے۔

برائے اساتذہ کرام

☆ **عبادت کی مختلف صورتوں پر مشتمل چارٹ بنوا کر کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔**

جواب: **عبادت کی مختلف صورتیں:** نمازوں کی پابندی، روزے رکھنا، تلاوت قرآن مجید، حج ادا کرنا، ذکر کرنا، سچ بولنا، صبر و شکر کرنا، جھوٹ، چغلی، غیبت، گالی گلوچ سے بچنا، یتیموں کی کفالت، فضول کاموں میں وقت صرف نہ کرنا، بیماروں کی تیمارداری، اساتذہ کا احترام، غربا و مساکین کی مدد، بھوکوں کو کھانا کھلانا، بڑوں کا ادب کرنا، چھوٹوں سے شفقت سے پیش آنا، دعوت و تبلیغ، والدین سے حسن سلوک، پڑوسیوں اور بیواؤں کے حقوق کی ادائیگی، اعزا و اقربا اور بیوی بچوں سے صلہ رحمی کرنا وغیرہ۔

☆ **نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی عبادت میں ذوق و شوق اور خشوع و خضوع کے حوالے سے گفتگو کریں۔**

جواب: عملی کام۔

معروضی سوالات

❁ **کثیر الانتخابی سوالات**

-1 **نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اعلان نبوت سے پہلے:**

(A) اللہ تعالیٰ کی بے حد عبادت کرتے تھے (B) بے حد سخاوت کرتے تھے
(C) بہت زیادہ روزے رکھتے تھے (D) بہت طواف کرتے تھے

-2 **عبادت میں یکسوئی کے لیے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ تشریف لے جاتے تھے:**

(A) بیت اللہ میں (B) غار ثور میں (C) غار حرا میں (D) میدان عرفات میں

-3 **غار حرا میں تشریف لائے:**

(A) حضرت اسرافیل علیہ السلام (B) حضرت میکائیل علیہ السلام (C) حضرت عزرائیل علیہ السلام (D) حضرت جبریل علیہ السلام

-4 **نبی کریم خاتم النبیین ﷺ پر پہلی وحی نازل ہوئی:**

(A) غار ثور میں (B) غار حرا میں (C) بیت اللہ میں (D) جبل نور پر

-5 **نبی کریم خاتم النبیین ﷺ ہر وقت مشغول رہتے تھے:**

(A) نماز پڑھنے میں (B) روزہ رکھنے میں (C) اللہ تعالیٰ کے ذکر میں (D) تلاوت کلام مجید میں

-6 نبی کریم ...

-7 نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے پاؤں مبارک میں ورم آجاتا:

(A) نماز اور کثرت عبادت سے (B) لوگوں کو دعوت دینے سے

(C) سفر کرنے سے (D) بکریاں چرانے سے

-8 جب نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے عرض کیا گیا کہ آپ خاتم النبیین ﷺ اتنی تکلیف کیوں برداشت کرتے ہیں حالانکہ آپ خاتم النبیین ﷺ بخشے ہوئے ہیں تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

(A) اللہ تعالیٰ کا حکم ہے (B) جنت کا اعلیٰ درجہ چاہتا ہوں

(C) گھر والوں کی مغفرت کے لیے عبادت کرتا ہوں (D) تو کیا میں شکرگزار بندہ نہ بنوں

-9 عبادات میں سے افضل و اشرف عبادت ہے:

(A) روزہ (B) نماز (C) زکوٰۃ (D) حج

-10 نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا:

(A) نماز کو (B) سخاوت کو (C) روزہ کو (D) تلاوت قرآن کو

-11 نبی کریم خاتم النبیین ﷺ رات کے ابتدائی حصے میں کیا کرتے تھے؟

(A) سوجاتے (B) گھر والوں سے باتیں کرتے

(C) تلاوت قرآن کرتے (D) نماز پڑھتے

-12 نبی کریم خاتم النبیین ﷺ وتر پڑھتے تھے:

(A) عشا کے وقت (B) رات کے ابتدائی حصے میں (C) آدھی رات کو (D) سحری کے قریب

-13 نبی کریم خاتم النبیین ﷺ وتر پڑھنے کے بعد:

(A) سحری کرتے (B) تہجد کی ادائیگی کرتے (C) بستر پر آرام کرتے (D) فجر کی تیاری کرتے

-14 نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اپنے گھر والوں کو بھی عبادت کے لیے جگاتے:

(A) رمضان کے آخری عشرہ میں (B) سارے رمضان میں

(C) ایام حج میں (D) محرم میں

-15 دین اسلام حکم دیتا ہے:

(A) عبادت میں کثرت کا (B) عبادت میں میانہ روی کا (C) سارا مال خرچ کرنے کا (D) بار بار حج کرنے کا

-16 زندگی کا ہر لمحہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خاتم النبیین ﷺ کے احکام کے مطابق گزارنا ہے:

(A) میانہ روی (B) اعتدال (C) کامیابی (D) عبادت

-17 رات بھر عبادت کرتے اور دن میں روزہ رکھتے تھے:

(A) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ (B) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ

18- نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ:

(A) رات کو عبادت کرو (B) دن کو روزہ رکھو

(C) عبادت بھی کرو اور آرام بھی (D) خوب ذکر کرو

19- نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے یہ بھی فرمایا کہ:

(A) روزے رکھو (B) عبادت بھی کرو روزے بھی رکھو اور کھاؤ پیو بھی

(C) رات کو نماز پڑھو (D) روزانہ سخاوت کرو

20- نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات نے روحانی انقلاب برپا کر دیا:

(A) فارس میں (B) روم میں (C) ہند میں (D) عرب میں

جوابات:

1- (A)	2- (C)	3- (D)	4- (B)	5- (C)	6- (B)	7- (A)	8- (D)	9- (B)	10- (A)
11- (A)	12- (D)	13- (C)	14- (A)	15- (B)	16- (D)	17- (A)	18- (C)	19- (B)	20- (D)

مختصر جوابی سوالات

1- نبوت سے قبل نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذوق عبادت کے بارے میں تحریر کریں۔

جواب: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعلانِ نبوت سے پہلے بھی اللہ تعالیٰ کی بے حد عبادت فرماتے تھے۔

2- غار حرا میں کیا واقعہ پیش آیا؟

جواب: غار حرا میں عبادت کے دوران میں ایک دن حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پہلی وحی نازل ہوئی۔

3- نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عبادات کے معمولات تحریر کریں۔

جواب: آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک زندگی کا ایک ایک لمحہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزرتا تھا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہتے تھے۔ فرض نمازوں کے ساتھ نوافل کا بھی اہتمام کرتے تھے۔ قرآنِ مجید کی تلاوت سے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاص شغف تھا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرض روزوں کے ساتھ ساتھ نفلی روزے بھی رکھتے تھے۔

4- نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کثرت عبادت کی ایک دلیل تحریر کیجیے۔

جواب: نماز اور کثرتِ عبادت کی وجہ سے رسول اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو اتنی دیر کھڑے ہو کر عبادت کرتے کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاؤں مبارک میں ورم آ جاتا۔

5- کثرت عبادت کی تکلیف پر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ یہ کیوں کرتے ہیں تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا فرمایا؟

جواب: [illegible]

6- نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی نماز سے محبت کا حال تحریر کریں۔

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو نماز سے اس قدر محبت تھی کہ آپ خاتم النبیین ﷺ نے نماز کو اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو جو خوشی، مسرت اور ذوق نماز میں حاصل ہوتا تھا وہ کسی اور عبادت میں حاصل نہ ہوتا تھا۔

7- نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی رات کی عبادت کے بارے میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کیا فرماتی ہیں؟

جواب: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی رات کی عبادت کے بارے میں فرماتی ہیں کہ:

''رسول اکرم خاتم النبیین ﷺ رات کے ابتدائی حصہ میں سو جاتے تھے۔ پھر اٹھ کر قیام کرتے اور سحری کرتے اور سحری کے قریب وتر پڑھتے، پھر اپنے بستر پر تشریف لاتے۔ پھر جب اذان (فجر) سنتے تو تیزی سے اٹھ پڑتے۔''

8- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رمضان کے آخری عشرے میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی عبادت کے بارے میں کیا فرماتی ہیں؟

جواب: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب رمضان المبارک کا آخری عشرہ آتا تو حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ عبادت کے لیے خود بھی کمر بستہ ہو جاتے اور اپنے گھر والوں کو بھی عبادت کے لیے جگاتے تھے۔

9- عبادت میں میانہ روی سے کیا مراد ہے؟

جواب: عبادت میں میانہ روی سے مراد ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی کرے، اس کے بندوں کے حقوق بھی ادا کرے اور ساتھ ہی اپنی صحت اور ضرورتوں کا بھی خیال رکھے۔

10- اسلام میں عبادت کا کیا تصور ہے؟

جواب: انسان اگر زندگی کا ہر لمحہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خاتم النبیین ﷺ کے احکام کے مطابق گزارتا ہے تو وہ لمحہ بھی عبادت شمار ہوگا۔

11- نبی کریم خاتم النبیین ﷺ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کیا پوچھا؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا یہ خبر صحیح ہے کہ تم رات بھر عبادت کرتے ہو اور دن میں روزے رکھتے ہو؟

12- نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو کیا تلقین کی؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: ایسا نہ کرو، عبادت بھی کرو اور آرام بھی، روزے بھی رکھو اور کھاؤ پیو بھی کیوں کہ تمھارے جسم کا بھی تم پر حق ہے، آنکھوں کا تم پر حق ہے، تم سے ملاقات کے لیے آنے والوں کا بھی تم پر حق ہے۔ بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔

13- نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی تعلیمات سے سرزمین عرب پر کیا اثر ہوا؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی تعلیمات نے سرزمین عرب میں روحانی انقلاب برپا کر دیا۔ وہ خطۂ زمین جہاں بتوں کی پرستش ہوا کرتی تھی اور اللہ تعالیٰ کی یاد تنگ دلوں سے محو ہو گئی تھی، ان کے خیالات کا رخ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف ہو گیا۔

14- سبق ''حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کا ذوق عبادت'' سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

اُسوۂ رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم اور ہماری زندگی

3- حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی سخاوت و ایثار

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ☆ اسوۂ نبوی سے سخاوت و ایثار کی مثالیں جان سکیں۔
- ☆ سیرت طیبہ سے سخاوت و ایثار کی مختلف صورتوں (مالی، بدنی اور علمی) کے متعلق آگاہ ہو سکیں۔
- ☆ رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی سیرت میں اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سخاوت اور ایثار کی ترغیب و تلقین کے واقعات سے آگاہ ہو سکیں۔
- ☆ معاشرتی زندگی میں سخاوت و ایثار کے فوائد کا جائزہ لے سکیں۔
- ☆ معاشرتی فلاح و بہبود کے لیے سخاوت و ایثار جیسی صفات کو اپنا سکیں۔
- ☆ اسوۂ حسنہ کی روشنی میں رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی سخاوت اور ایثار کو سمجھ کر اپنی عملی زندگی میں شامل کر سکیں۔
- ☆ سخاوت اور ایثار جیسی صفات کو روزمرہ زندگی میں اپنا کر معاشرے کی ترقی کا باعث بن سکیں۔

سوال 10: سخاوت و ایثار کا مفہوم تحریر کریں۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زندگی سے سخاوت و ایثار کی مثالیں تحریر کریں۔

جواب: **سخاوت و ایثار کا مفہوم**

سخاوت کا معنی کھلے دل سے خرچ کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو مال عطا فرمایا ہے، اس میں سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اس کے بندوں پر مال خرچ کرنا سخاوت کہلاتا ہے۔ انسان اگر اپنی ضرورت اور حاجت ہونے کے باوجود خرچ کرے تو یہ بہترین سخاوت ہے، اسی کو ایثار کہا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ایثار کرنے والے لوگوں کو کامیاب قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۔ (سورۃ الحشر:9)

ترجمہ: اور وہ اپنے آپ پر (انھیں) ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود انھیں شدید حاجت ہو۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے سخاوت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: سخی اللہ تعالیٰ سے قریب ہے، جنت سے قریب ہے، لوگوں سے قریب ہے اور کنجوس اللہ تعالیٰ اور جنت سے دور اور آگ کے قریب ہے۔ (جامع ترمذی:1968)

سخاوت کی مختلف صورتیں درج ذیل ہیں:

سخاوت کو اگر وسیع مفہوم میں دیکھا جائے تو مال و دولت کے ساتھ ساتھ علم، وقت اور صحت میں بھی انسان سخاوت کر سکتا ہے۔ علم کی بات اس شخص کو بتانا جو واقف نہیں، یہ بھی سخاوت ہے۔ کسی بیمار اور پریشان حال شخص کو وقت دے دینا جس سے اس انسان کا دل بہل جائے یہ بھی سخاوت ہے۔ صحت مند کا کسی بیمار، بوڑھے اور کمزور شخص کے کسی معاملے میں مدد کرنا بھی سخاوت ہے۔

اُسوۂ رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے مثالیں

1- حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے جو کچھ مانگا جاتا آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم عطا فرما دیتے، ایک شخص حاضر ہوا اور سوال کیا تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اسے صدقے کے مال میں سے اتنی بکریاں دینے کا حکم فرمایا کہ وہ دو پہاڑوں کے درمیان کو بھر دیتیں، وہ اپنی قوم کی طرف لوٹا اور کہنے لگا کہ اے میری قوم اسلام لے آؤ، بے شک محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اس قدر عطا فرماتے ہیں کہ محتاجی کا خوف نہیں رہتا۔ (صحیح مسلم:2312)

2- ایک مرتبہ رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ایک شخص نے آ کر کہا کہ میں بھوکا ہوں، آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اپنی کسی زوجہ کے پاس مہمان کے کھانے کے انتظام کا پیغام بھیجا، انھوں نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو حق دے کر بھیجا ہے، میرے پاس پانی کے سوا کچھ نہیں، پھر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے دوسری زوجہ مطہرہ کے پاس پیغام بھیجا، انھوں نے بھی اسی طرح کہا، حتیٰ کے سب نے اسی طرح کہا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا آج رات کون اس شخص کو مہمان بنائے گا؟ انصار میں سے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم! میں اس کی ضیافت کروں گا۔ وہ اس کو اپنے گھر لے گئے اور اس نے اپنی بیوی سے پوچھا تمھارے پاس کھانے کے لیے کیا کچھ ہے؟ بیوی نے کہا صرف بچوں کے لیے تھوڑا سا کھانا ہے۔ انھوں نے کہا ان کو بہلا کر سُلا دو اور جب مہمان کھانا کھانے لگے تو چراغ درست کرنے کے بہانے بجھا دینا تاکہ مہمان کو اس بات کا اندازہ نہ ہو سکے کہ ہم کھانے میں شریک نہیں ہیں۔ چنانچہ خاتون خانہ نے ایسا ہی کیا اور مہمان نے کھانا کھا لیا جب صبح ہوئی تو وہ صحابی رضی اللہ عنہ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس گئے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا تم نے جس طرح رات کو اپنے مہمان کی ضیافت کی ہے، اس سے اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوا۔ (صحیح مسلم:2054)

3- نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی سخاوت کا یہ عالم تھا کہ بعض اوقات اگر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس کچھ بھی نہ ہوتا اور کوئی مانگنے والا آ جاتا تو اپنی ضمانت دے کر مطلوبہ شے کسی سے لے کر حاجت مند کی ضرورت پوری فرما دیتے۔ ایک شخص آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، کسی چیز کا سوال کیا تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
اس وقت میرے پاس کوئی شے نہیں۔ ہاں تم میری ضمانت پر اپنی مطلوبہ شے خرید لو جب ہمارے پاس کچھ آ جائے گا ہم اس کی قیمت ادا کریں گے۔ (شمائل ترمذی:338)

ایسا کبھی نہیں ہوا کہ رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے کوئی چیز مانگی گئی ہو اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کبھی انکار کیا ہو۔ (صحیح مسلم: 2311)

4- ایک دفعہ ایک عورت نے ایک چادر لا کر حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو پیش کی۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو ضرورت تھی۔ اس لیے تحفہ قبول فرمایا۔ ایک صاحب خدمت میں حاضر تھے۔ انھوں نے چادر کی تعریف کی، آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے

5- ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ولیمے کی دعوت کے لیے کچھ نہ تھا۔ آنحضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جا کر آٹے کی ٹوکری لے آؤ۔ وہ گئے اور ٹوکری لے آئے۔ حالانکہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر اس کے علاوہ کھانے کو کچھ نہ تھا۔

6- ایک مرتبہ ایک غفاری مہمان آیا۔ رات میں کھانے کے لیے سوائے بکری کے دودھ کے کچھ نہ تھا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ دودھ مہمان کو پیش کیا اور خود رات فاقے سے گزاری جب کہ اس سے پچھلی رات بھی فاقے سے تھے۔ سیرت طیبہ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ان مثالوں سے ہمیں ایثار و قربانی کا سبق ملتا ہے۔

اسوۂ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مثالیں

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے قول اور عمل میں نہ صرف سخاوت کا خود ایک نمونہ تھے، بلکہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو سخاوت اور ایثار کی ترغیب و تلقین بھی فرماتے تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم دیوانہ وار آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ترغیب پر اپنا مال و اسباب آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں پر ڈھیر فرما دیتے تھے۔ غزوۂ تبوک 9 ہجری کے موقع پر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آج کوئی ایسا شخص ہے جو لشکر کی تیاری میں مدد کرے تو میں اس کو جنت کی بشارت دیتا ہوں، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا سب مال و اسباب آپ کی بارگاہ میں نچھاور کر دیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گھر کا نصف مال پیش کر دیا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سامان جہاد سے لدے سیکڑوں اونٹ اور اشرفیاں بارگاہ رسالت میں پیش کر دیں۔

اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم سخاوت اور ایثار و قربانی کا پیکر تھے۔ ایک بار سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روزے سے تھے، کہ افطار کے وقت سائل نے دستک دی کہ وہ بھوکا ہے تو سب کچھ اس کو عطا کر دیا اور خود پانی سے روزہ افطار کر کے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

سوال 11: سخاوت کے فوائد تحریر کریں نیز اپنی زندگی کے کوئی دو ایسے واقعات تحریر کریں جن میں آپ نے ایثار سے کام لیا ہو۔

جواب: سخاوت و ایثار کے فوائد

1- سخاوت و ایثار سے جہاں افراد و معاشرہ کی مدد ہوتی ہے، وہاں اللہ تعالیٰ کی رضا بھی حاصل ہوتی ہے۔

2- سخاوت، انسانی دل سے مال و دولت کی لامحدود محبت اور لالچ ختم کر دیتی ہے۔

3- سخاوت سے بلائیں ٹل جاتی ہیں اور ایمان کامل نصیب ہوتا ہے۔

4- ایثار سے انسان کو اطمینان قلب جیسی نعمت نصیب ہوتی ہے۔

5- سخاوت و ایثار سے انسان دوسروں کی دعائیں لیتا ہے۔

6- سخاوت و ایثار سے انسان کو روحانی خوشی ملتی ہے۔

7- دوسروں میں بھی سخاوت و ایثار کا جذبہ پروان چڑھتا ہے۔

پہلا واقعہ: ایک دفعہ عید الفطر سے کچھ روز قبل ہمارے دروازے پر ایک عورت آئی۔ اس کے ساتھ میری عمر کا ایک بچہ تھا۔ اس عورت نے مدد کی التجا کی۔ میرے والد نے اسے کچھ رقم دے کر اس کی مدد کی۔ ساتھ ہی اس نے بتایا کہ یہ میرے ساتھ میرا یتیم بیٹا ہے۔ عید پر پہننے کے لیے اس کے پاس کپڑے نہیں ہیں۔ اگر آپ کے پاس اس کے لیے کپڑے ہوں تو عنایت کر دیجیے۔ میں دروازے کے پاس کھڑا یہ ساری گفتگو سن رہا تھا۔ میں فوراً اندر گیا اور اپنا نیا سوٹ اسے لا کر دے دیا جو میں نے عید کے روز پہننے کے لیے سلوایا تھا۔ اس ایثار کی بدولت مجھے بے حد خوشی ہوئی، وہ عورت مجھے ڈھیروں دعائیں دیتے ہوئے رخصت ہو گئی۔

سٹور پر گاڑی خریدنے کے لیے چلا گیا۔ وہاں ہم نے دیکھا کہ ایک بوڑھا آدمی رو رو کر کہہ رہا تھا کہ میرے بچے بھوکے ہیں، میرے پاس کھانا خریدنے کے پیسے نہیں ہیں، میری مدد کرو۔ مجھے اس بوڑھے شخص پر رحم آ گیا۔ میرے پاس کھلونا خریدنے کے لیے جتنے پیسے تھے، میں نے وہ سارے اس بوڑھے شخص کو دے دیے۔ میرے اس ایثار سے ابو بہت خوش ہوئے اور بوڑھے شخص نے بھی ڈھیروں دعائیں دیں۔

مشقی سوالات کے جوابات

سوال 1: درست جواب کا انتخاب کریں:

(i) **سخاوت سے مراد ہے:**

(الف) کھلے دل سے خرچ کرنا (ب) فضول خرچی کرنا

(ج) منع کرنا (د) روک لینا

(ii) **علمی سخاوت سے مراد ہے:**

(الف) کسی کو علمی بات سمجھانا (ب) کسی پر مال خرچ کرنا

(ج) کسی کو وقت دینا (د) تیمارداری کرنا

(iii) **یتیموں کی پرورش کرنا اور عوامی فلاح و بہبود کے کام انجام دینا کہلاتا ہے:**

(الف) صبر و تحمل (ب) سخاوت و ایثار (ج) عفو و درگزر (د) رواداری

(iv) **انصاری میزبان نے مہمان کے ساتھ کیا سلوک کیا؟**

(الف) خود بھوکے رہے اور اس کو کھلایا (ب) بچوں کے ساتھ اسے کھانا کھلایا

(ج) اسے مال و دولت عطا کیا (د) اسے کھجوریں عطا کیں

(v) **غزوۂ تبوک کے موقعے پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بارگاہ نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم میں پیش کیا:**

(الف) گھر کا سارا مال (ب) 1100 اونٹ (ج) گھر کا آدھا مال (د) 1000 دینار

جوابات: (i) کھلے دل سے خرچ کرنا (ii) کسی کو علمی بات سمجھانا (iii) سخاوت و ایثار

(iv) خود بھوکے رہے اور اس کو کھلایا (v) گھر کا سارا مال

سوال 2: مختصر جواب دیں:

(i) **سخاوت و ایثار سے کیا مراد ہے؟**

جواب: سخاوت کا معنی کھلے دل سے خرچ کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو مال عطا فرمایا ہے، اس میں سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اس کے بندوں پر مال خرچ کرنا سخاوت کہلاتا ہے۔ انسان اگر اپنی ضرورت اور حاجت ہونے کے باوجود خرچ کرے تو یہ بہترین سخاوت ہے، اسی کو ایثار کہا جاتا ہے۔

(ii) **سخاوت کی اہمیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ایک فرمان بیان کریں۔**

جواب: وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۔ (سورۃ الحشر: 9)

ترجمہ: اور وہ اپنے آپ پر (انھیں) ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود انھیں شدید حاجت ہو۔

(iii) انصاری صحابی کو نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ... کے متعلق ...

(iv) سخاوت کی مالی، بدنی اور علمی صورتوں کی وضاحت کریں۔

جواب: سخاوت کے مختلف طریقے ہیں: مثلاً فقراء اور مساکین کو کھانا کھلانا، یتیموں کی پرورش کرنا، بیواؤں کی مالی مدد کرنا اور عوامی فلاح و بہبود کے مختلف امور انجام دینا۔ سخاوت کو اگر وسیع مفہوم میں دیکھا جائے تو مال و دولت کے ساتھ ساتھ علم، وقت اور صحت میں بھی انسان سخاوت کر سکتا ہے۔ علم کی بات اس شخص کو بتانا جو واقف نہیں، یہ بھی سخاوت ہے۔ کسی بیمار اور پریشان حال شخص کو وقت دے دینا جس سے اس انسان کا دل بہل جائے یہ بھی سخاوت ہے۔ صحت مند کا کسی بیمار، بوڑھے اور کمزور شخص کے کسی معاملے میں مدد کرنا بھی سخاوت ہے۔

(v) غزوۂ تبوک کے موقعے پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتنا مال نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی خدمت میں پیش کیا؟

جواب: حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سامان جہاد سے لدے سیکڑوں اونٹ اور اشرفیاں بارگاہ رسالت میں پیش کر دیں۔

سوال 3: تفصیلی جواب دیں:

(i) سیرت طیبہ سے سخاوت کو مثالوں سے واضح کریں۔

جواب: دیکھیں سوال نمبر 10 (اسوۂ رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم سے مثالیں)

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ طلبہ اپنے جیب خرچ میں سے جمع شدہ رقم اور اشیا کے ذریعے سے فلاحی کاموں میں حصہ لیں۔

جواب: عملی کام۔

☆ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی بے مثال سخاوت اور بے پناہ جذبہ ایثار پر گفت گو کریں۔

جواب: عملی کام۔

برائے اساتذہ کرام

☆ نشان دہی کریں کہ روزمرہ زندگی میں سخاوت اور ایثار کی ضرورت کن کن مواقع پر پیش آتی ہے؟

جواب: **روزمرہ زندگی میں سخاوت و ایثار کے مواقع**

1- آپ کسی بھوکے یا پیاسے کو دیکھتے ہیں تو اس وقت اسے کھانا کھلا کر اور پانی پلا کر سخاوت و ایثار کا مظاہرہ کر سکتے ہیں۔

2- آپ کے ساتھ پڑھنے والا کوئی طالب علم غریب ہے تو اس کو کتابیں خرید کر دیتے ہیں یا اس کی فیس ادا کرتے ہیں تو آپ اس موقع پر سخاوت و ایثار کرتے ہیں۔

3- آپ کسی فقیر و محتاج کو دیکھ کر اس کی مدد کرتے ہیں تو یہ سخاوت و ایثار کی ایک قسم ہے۔

4- آپ عید کے موقع پر غربا و مساکین بچوں کو کپڑے خرید دیتے ہیں تو یہ بھی سخاوت و ایثار کی ایک مثال ہے۔

5- آپ کسی قرض دار کو قرض ادا کرنے کے لیے کچھ عطا کرتے ہیں تو یہ بھی سخاوت ہے۔

6- آپ ڈاکٹر ہیں اور تھکے ہوئے گھر آتے ہیں اتنے میں کوئی مریض آ جاتا ہے آپ اپنے آرام پر ترجیح دیتے ہوئے اس کا علاج کرتے ہیں تو یہ بھی ایثار ہے۔

7- آپ جلدی میں سکول، اکیڈمی یا کسی ضروری کام سے جا رہے ہیں راستے میں آپ کو کوئی معذور یا بوڑھا شخص نظر آتا ہے اور آپ اسے سڑک پار کرنے میں مدد دیتے ہیں تو یہ ایثار ہے۔

8- ... آرام کرنے کی بجائے کیے گئے کام کو سرانجام

-9 آپ کسی مریض کو ہسپتال پہنچاتے ہو یا اس کو دوا لے کر دیتے ہو تو یہ سخاوت و ایثار ہے۔

-10 آپ سے کوئی آپ کا دوست سبق پوچھتا ہے اور آپ اسے سبق یاد کرنے میں مدد دیتے ہو جب کہ آپ کوئی اور کام کر رہے ہوں تو اس موقع پر آپ ایثار کر رہے ہوتے ہیں۔

☆ طلبہ کو ہدایت کی جائے کہ وہ بخل سے پناہ مانگنے کی مسنون دعا پڑھنے کو اپنا معمول بنائیں اور بخل سے عملی زندگی میں اجتناب کریں۔

جواب: بخل سے پناہ مانگنے کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَ الْحُزْنِ وَالْعِجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَ غَلَبَةِ الرِّجَالِ (صحیح بخاری: 5425)

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں غم سے، رنج سے، عجز سے، سستی سے، بخل سے، بزدلی سے، قرض کے بوجھ سے اور لوگوں کے غلبہ سے۔

معروضی سوالات

❁ کثیر الانتخابی سوالات

-1 سخاوت کے معنی ہیں:

(A) صدقہ دینا (B) زکوٰۃ دینا (C) کھلے دل سے خرچ کرنا (D) غریبوں کی مدد کرنا

-2 اللہ کے دیے ہوئے مال کو اس کے بندوں پر خرچ کرنا ہے:

(A) سخاوت (B) ایثار (C) ہمدردی (D) قربانی

-3 اپنی ضرورت اور حاجت ہونے کے باوجود اگر انسان خرچ کرے تو یہ ہے:

(A) رواداری (B) صبر و توکل (C) قناعت (D) ایثار

-4 فقراء اور مساکین کو کھانا کھلانا ہے:

(A) قناعت (B) زہد (C) سخاوت (D) رواداری

-5 اللہ تعالیٰ، جنت اور لوگوں سے قریب ہے:

(A) سخی (B) غنی (C) فقیر (D) زاہد

-6 اللہ تعالیٰ اور جنت سے دور ہے:

(A) دنیادار (B) تاجر (C) فاسق (D) کنجوس

-7 علم کی بات اس شخص کو بتانا جو واقف نہیں ہے:

(A) صدقہ (B) سخاوت (C) رحم دلی (D) ہمدردی

-8 صحت مند آدمی کا کسی بیمار، بوڑھے اور کمزور شخص کے کسی معاملے میں مدد کرنا ہے:

(A) فرض (B) واجب (C) ایثار (D) سخاوت

-9 نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے جو مانگا جاتا آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم:

(A) آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم عطا فرما دیتے (B) ...

10- ایک شخص کے سوال کرنے پر آپ ﷺ نے اُسے صدقہ کے مال میں سے بکریاں دینے کا حکم دیا:

(A) جو ایک گروہ کو بھر دیں (B) جو دو پہاڑوں کے درمیان کو بھر دیں

(C) جو ضرورت کے لیے کافی ہوں (D) جو زکوٰۃ کے مستحق ہوں

11- ایک بھوکے شخص کے سوال پر آپ ﷺ نے ازواج مطہرات کے گھر سے کچھ کھانے کے لیے لانے کا پیغام بھیجا تو کیا جواب دیا؟

(A) گھر میں پانی کے سوا کچھ نہیں (B) گھر میں ایک کھجور کے سوا کچھ نہیں

(C) گھر میں کچھ بھی نہیں (D) گھر میں مہمان کے لیے کھانا نہیں

12- بھوکے شخص کی مہمان نوازی قبول کی:

(A) ایک مہاجر نے (B) ایک انصاری نے (C) اہل صفہ نے (D) ایک سردار نے

13- انصاری صحابی کی بیوی نے کہا:

(A) ہم سب کے لیے کافی کھانا ہے (B) مہمان کے لیے کھانا نہیں ہے

(C) صرف بچوں کے لیے کھانا ہے (D) صرف دو آدمیوں کا کھانا ہے

14- انصاری نے اپنی بیوی سے کہا جب مہمان کھانا شروع کر دے تو:

(A) چراغ جلا دینا (B) چراغ بجھا دینا (C) بچوں کو بھی لے آنا (D) خود بھی ساتھ بیٹھ جانا

15- نبی کریم ﷺ ضرورت مند کی ضرورت پوری کرتے تھے:

(A) اپنی ضمانت دے کر (B) گھر کا سامان بیچ کر (C) محنت مزدوری کر کے (D) مال غنیمت میں سے

16- غزوہ تبوک پیش آیا:

(A) سات ہجری میں (B) آٹھ ہجری میں (C) نو ہجری میں (D) دس ہجری میں

17- غزوہ تبوک کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے لشکر کی تیاری میں مدد کرنے والے کو بشارت دی:

(A) مالدار ہونے کی (B) جنت کی (C) خلیفہ بننے کی (D) باغات کی

18- غزوہ تبوک کے موقع پر اپنا سارا مال نبی کریم ﷺ کے سامنے پیش کیا:

(A) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (B) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے

(C) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے (D) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے

19- غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مدد کی:

(A) گھر کا سارا مال دے کر (B) سیکڑوں اونٹوں کے ساتھ

(C) گھر کا آدھا مال دے کر (D) سیکڑوں اشرفیاں دے کر

20- غزوہ تبوک میں سامان جہاد سے لدے سیکڑوں اونٹ اور اشرفیاں دیں:

(A) [illegible] (B) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے

-21 ایک دفعہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ روزہ افطار کرنے لگے تو سائل نے دستک دی، اس پر انھوں نے کیا کیا؟

(A) روزہ افطار کرنے میں سائل کو بھی شامل کیا (B) سب کچھ سائل کو دے دیا

(C) روزہ افطار کرنے کے بعد بقیہ کھانا سائل کو دے دیا (D) سائل سے معذرت کر لی

-22 انسانی دل سے مال و دولت کی محبت ختم ہوتی ہے:

(A) سخاوت سے (B) کسب حلال سے (C) روزہ رکھنے سے (D) حج کرنے سے

-23 بلائیں ٹل جاتی ہیں:

(A) حصولِ علم سے (B) کسب حلال سے (C) فلاحی کام کرنے سے (D) سخاوت سے

جوابات:

(C) -1	(A) -2	(D) -3	(C) -4	(A) -5	(D) -6	(B) -7	(D) -8	(A) -9	(B) -10
(A) -11	(B) -12	(C) -13	(B) -14	(A) -15	(C) -16	(B) -17	(A) -18	(C) -19	(D) -20
(B) -21	(A) -22	(D) -23							

مختصر جوابی سوالات

-1 **سخاوت سے کیا مراد ہے؟**

جواب: سخاوت کا معنی کھلے دل سے خرچ کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو مال عطا فرمایا ہے، اس میں سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اس کے بندوں پر مال خرچ کرنا سخاوت کہلاتا ہے۔

-2 **ایثار سے کیا مراد ہے؟**

جواب: انسان اگر اپنی ضرورت اور حاجت ہونے کے باوجود خرچ کرے تو یہ بہترین سخاوت ہے، اسی کو ایثار کہا جاتا ہے۔

-3 **سخاوت کی مختلف صورتیں لکھیں۔**

جواب: سخاوت کی مختلف صورتیں:

-1 فقراء اور مساکین کو کھانا کھلانا -2 یتیموں کی پرورش کرنا

-3 بیواؤں کی مالی مدد کرنا -4 عوامی فلاح و بہبود کے مختلف امور انجام دینا۔

-4 **وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ کا ترجمہ لکھیں۔**

جواب: ترجمہ: اور وہ اپنے آپ پر (انھیں) ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود انھیں شدید حاجت ہو۔

-5 **نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے سخاوت کی اہمیت کس طرح بیان فرمائی ہے؟**

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے سخاوت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: سخی اللہ تعالیٰ سے قریب ہے، جنت سے قریب ہے، لوگوں سے قریب ہے اور کنجوس اللہ تعالیٰ اور جنت سے دور اور آگ کے قریب ہے۔

-6 **انسان علم، وقت اور صحت میں سے کس طرح سخاوت کر سکتا ہے؟**

جواب: علم کی بات اس شخص کو بتانا جو واقف نہیں، یہ بھی سخاوت ہے۔ کسی [illegible] شخص کو وقت دینا جس سے اس انسان [illegible]

7- اُسوۂ رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے سخاوت کی ایک مثال دیں۔

جواب: ایک شخص حاضر ہوا اور سوال کیا تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اسے صدقے کے مال میں سے اتنی بکریاں دینے کا حکم فرمایا کہ وہ دو پہاڑوں کے درمیان کو بھر دیتیں، وہ اپنی قوم کی طرف لوٹا اور کہنے لگا کہ اے میری قوم اسلام لے آؤ، بے شک محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اس قدر عطا فرماتے ہیں کہ محتاجی کا خوف نہیں رہتا۔

8- انصاری نے مہمان کی کس طرح ضیافت کی؟

جواب: وہ اس کو اپنے گھر لے گئے اور اس نے اپنی بیوی سے پوچھا تمھارے پاس کھانے کے لیے کیا کچھ ہے؟ بیوی نے کہا صرف بچوں کے لیے تھوڑا سا کھانا ہے۔ انھوں نے کہا ان کو بہلا کر سُلا دو اور جب مہمان کھانا کھانے لگے تو چراغ درست کرنے کے بہانے بجھا دینا تا کہ مہمان کو اس بات کا اندازہ نہ ہو سکے کہ ہم کھانے میں شریک نہیں ہیں۔ چنانچہ خاتون خانہ نے ایسا ہی کیا اور مہمان نے کھانا کھالیا۔

9- نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اپنی ضمانت سے بھی دوسروں کی مدد کرتے تھے، وضاحت کریں۔

جواب: بعض اوقات نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس کچھ بھی نہ ہوتا اور کوئی مانگنے والا آ جاتا تو اپنی ضمانت دے کر مطلوبہ شے کسی سے لے کر حاجت مند کی ضرورت پوری فرما دیتے۔ ایک شخص آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، کسی چیز کا سوال کیا تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اس وقت میرے پاس کوئی شے نہیں، ہاں تم میری ضمانت پر اپنی مطلوبہ شے خرید لو جب ہمارے پاس کچھ آ جائے گا ہم اس کی قیمت ادا کریں گے۔''

10- غزوۂ تبوک کے لشکر کی تیاری کے حوالے سے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کیا فرمایا؟

جواب: غزوۂ تبوک کے موقع پر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: آج کوئی ایسا شخص ہے جو لشکر کی تیاری میں مدد کرے تو میں اس کو جنت کی بشارت دیتا ہوں۔

11- غزوۂ تبوک میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کس طرح لشکر کی مدد کی؟

جواب: غزوۂ تبوک میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا سب مال واسباب آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی بارگاہ میں نچھاور کر دیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گھر کا نصف مال پیش کر دیا۔

12- غزوۂ تبوک کے موقع پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا خدمت کی؟

جواب: غزوۂ تبوک کے موقع پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سامان جہاد سے لدے سیکڑوں اونٹ اور اشرفیاں بارگاہ رسالت میں پیش کر دیں۔

13- اہل بیت سے سخاوت اور ایثار کی ایک مثال دیں۔

جواب: ایک بار سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روزے سے تھے، کہ افطار کے وقت سائل نے دستک دی کہ وہ بھوکا ہے تو سب کچھ اس کو عطا کر دیا اور خود پانی سے روزہ افطار کر کے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

14- سخاوت کے دو فوائد لکھیں۔

جواب: 1- سخاوت و ایثار سے انسان کو روحانی خوشی ملتی ہے۔ 2- دوسروں میں بھی سخاوت و ایثار کا جذبہ پروان چڑھتا ہے۔

15- سخاوت سے کس طرح اطمینان قلب جیسی نعمت حاصل ہوتی ہے۔

جواب: سخاوت و ایثار سے جہاں افراد معاشرہ کی مدد ہوتی ہے، وہاں اللہ تعالیٰ کی رضا بھی حاصل ہوتی ہے۔ سخاوت، انسانی دل سے مال و دولت کی لامحدود محبت اور لالچ ختم کر دیتی ہے، اس طرح اطمینان قلب جیسی نعمت حاصل ہوتی ہے۔ سخاوت سے بلائیں ٹل جاتی ہیں اور ایمان کامل نصیب ہوتا ہے۔